61

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

خطبہ نمبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ یکم صفر ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۳ اپریل ۱۹۳۷ء | نمبر ۸۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

رشتوں کی تلاش کے وقت ہمیشہ اسلامی ہدایات ملحوظ رکھنی چاہئیں

"ہماری قوم میں یہ ایک نہایت بد رسم ہے۔ کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے۔ جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے۔ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں۔ جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقوے اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنے تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے"۔ (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے پاؤں کے ورم میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تخفیف ہو رہی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

آج نئے سال کی جماعت بندی کے لئے تعلیم الاسلام ہائی سکول کھل گیا۔ بیرونی احباب کو چاہیئے کہ اپنے بچوں کو بہت جلد بھیجدیں۔ تا کہ انکی پڑھائی میں حرج واقع نہ ہو۔

مرزا عبد الکریم صاحب محلہ دار العلوم نے اپنی لڑکی حمیدہ بیگم کے رخصتانہ کی تقریب پر بہت سے احباب کو دعوت چار دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کی ولایت کو روانگی

دہلی - ۹ اپریل (بذریعہ ڈاک) آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب کل رات بروز جمعرات امپیریل کانفرنس میں ہندوستان کی نمائندگی کے لئے تشریف لے گئے۔ سٹیشن پر تشریف لاتے ہی آپ نے ٹیلیفون کیا۔ (جو غالباً حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے کیا تھا) پھر جناب ممدوح سیلون کی طرف تشریف لائے۔ آپ نے سب احباب کے ساتھ مصافحہ کیا اور ملکر دعا کی۔ احباب نے

بسفر رفتنت مبارک باد   بہ سلامت روی و باز آئی

کہکر الوداع کیا۔ سٹیشن پر احباب جماعت احمدیہ کے علاوہ حسب ذیل قابل ذکر اصحاب موجود تھے۔

خان بہادر محمد ظہور الدین صاحب فاروقی۔ خان بہادر حافظ عبد الحکیم صاحب۔ رائے صاحب لاڈلی پرشاد صاحب۔ رائے صاحب این اے پوری صاحب۔ جی ایچ شاہ صاحب۔ رائے صاحب درگا پرشاد صاحب۔ شیخ اعجاز احمد صاحب سب جج۔ ڈاکٹر ایس اے لطیف صاحب۔ خان ذوالفقار علی خاں صاحب وغیرہ

(نامہ نگار)

ماہوار جلسہ لجنۃ اماء اللہ - قادیان

قادیان - ۱۱ اپریل۔ کل لجنۃ اماء اللہ - قادیان کا ماہوار - جلسہ زیر صدارت سیدہ خیر النساء صاحبہ - سیدہ ام طاہر احمد صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم امت الحمید بیگم صاحبہ نے کی۔ نظم سلیمہ بیگم ہمشیرہ مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ فلسطین نے پڑھی۔ رقیہ بیگم نواسی حضرت مولوی شیر علی صاحب کا مضمون خدیجہ بیگم صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ پھر امینہ بیگم بنت سردار کرم داد خاں صاحب نے شجاعت پر مضمون پڑھ کر سنایا - بعد ازاں سید زین العابدین شاہ صاحب نے تقریر کی - اور ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً کی تفسیر بیان کی بعدہٗ نور بیگم صاحبہ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر مضمون پڑھا - اس کے بعد لال پری صاحبہ نے حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب کی شہادت کے واقعات شہادت نامہ میں سے پڑھ کر سنائے - استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے شرک پر تقریر کی - دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ منتظمہ جلسہ لجنۃ اماء اللہ۔

بچوں کی تربیت کے متعلق ایک مفید کتاب

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ نے اس نام کی حال میں ایک بہت مفید کتاب شائع کی ہے۔ جس میں بچوں کی تربیت کے متعلق ان کی پیدائش سے بھی قبل سے لے کر ان کے جوان ہونے تک نہایت مفید اصول درج کئے گئے ہیں۔ تربیت سے مذہب کا تعلق اور صحت جسمانی وغیرہ پر بھی دلکش پیرایہ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہمارے نزدیک اس کا مطالعہ والدین کی معلومات میں بہت کچھ اضافہ کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ درسی کتابوں کے سائز پر اڑھائی سو صفحے کی کتاب ہے۔ احباب ذیل کے پتہ سے منگا کر مستفیض ہوں:-

ابراہیم صاحب عادل گلی بدررد کلاں - گوجرانوالہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

غیر ممالک کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۸۷	MR. SZULEMAN SZILAGYI بوڈاپسٹ (ہنگری)		
۸۸	مسٹر سماڈی گانڈا کوسوما - جاوا	۱۰۲	مسٹر عبد الحمید صاحب جاوا
۸۹	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۰۳	اہلیہ صاحبہ " " "
۹۰	مسٹر محمد عثمان صاحب "	۱۰۴	مسٹر عبد الغنی صاحب "
۹۱	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۰۵	سالم بن سلیمان صاحب "
۹۲	اہلیہ صاحبہ مولوی عبد الواحد صاحب "	۱۰۶	مسٹر احمد سنوسی صاحب "
۹۳	مسٹر امانگ سارحمن "	۱۰۷	مسٹر ڈاہلن صاحب "
۹۴	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۰۸	اہلیہ صاحبہ " " "
۹۵	مسٹر برماری صاحب "	۱۰۹	اہلیہ صاحبہ مسٹر عبد الرحمن صاحب "
۹۶	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۱۰	مسٹر عواض صاحب "
۹۷	مسٹر محی الدین صاحب "	۱۱۱	مسٹر آرنلڈ صاحب لنڈن
۹۸	مسٹر سراتی کونیگیا صاحب "	۱۱۲	مسز آرنلڈ صاحبہ لنڈن
۹۹	مسٹر باسونی صاحب "	۱۱۳	مسٹر درتا اتما صاحب جاوا
۱۰۰	حاجی ساریبان صاحب "	۱۱۴	اہلیہ صاحبہ " " "
۱۰۱	اہلیہ صاحبہ " " "	۱۱۵	اہلیہ مسٹر سراتی کونیگیا صاحب "

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ کے متعلق اطلاع

میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہونے والوں کیلئے درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ میٹریکولیشن کا نتیجہ نکلنے کی تاریخ سے ۱۴ دن تک ہے۔

۱۔ درخواست کنندہ کم از کم میٹرک پاس ہو۔ اور نمبر ۴۰۰ سے زائد ہوں بسائینس سٹوڈنٹ ہو۔ اور یونیورسٹی کے امتحان سائینس میں پاس ہو۔

۲۔ درخواست کنندہ کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء تک ۱۶ سال سے ۲۱ سال تک ہو۔

۳۔ داخلہ کی درخواست کے ساتھ جو کہ سکول کے چھپے ہوئے فارم پر ہوگی۔ جو سکول کے دفتر سے پراسپکٹس کے ساتھ آٹھ آنے کو ملے گا۔ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹوں کا ہونا ضروری ہے۔ (الف) داخلہ کا فارم کسی علیحدہ Respectable آدمی سے attest کرانا ہوگا۔ (ب) Respectability سرٹیفکیٹ جو اپنے ضلع کے کسی مجسٹریٹ صاحب سے حاصل کیا جائے۔ (ج) اپنے سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب سے حاصل کردہ (د) ہیڈ ماسٹر صاحب سے ایک علیحدہ کیریکٹر اور عمر کا سارٹیفکیٹ لے کر درخواست کے ساتھ بھیجا جائے۔

مفصل معلومات حاصل کرنے کیلئے پراسپکٹس دو آنے کے ٹکٹ بھیجکر مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں۔ (۱) دفتر پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرتسر (۲) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور۔ خاکسار عطاء الرحمن پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ یکم صفر ۱۳۵۶ھ

خطبہ جمعہ

۱۔ تحریک جدید کے جلسے ۹ مئی کی بجائے ۳۰ مئی کو کئے جائیں

۲۔ جماعت احمدیہ کو رشتوں ناطوں کی مشکلات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(فرمودہ ۹ اپریل ۱۹۳۷ء)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
میں پچھلے جمعہ کا خطبہ پڑھنے کی وجہ سے جاتے ہی پھر بیمار ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے آج تک باہر نہیں آسکا۔ آج بھی اسی وجہ سے میں نے پاؤں میں جونکیں لگوائی تھیں۔ اور خطرہ ہے۔ کہ اگر زیادہ کھڑا ہوا۔ تو ان کے زخموں سے پھر خون جاری ہو جائیگا۔ لیکن میں نے خیال کیا۔ کہ ان دنوں پانچوں نمازوں میں تو میں آ نہیں سکتا۔ اس لئے کم سے کم جمعہ میں تو شریک ہونا چاہیئے۔ پس اس وقت میں کوئی لمبا خطبہ تو نہیں دے سکتا۔ صرف

اختصار کے ساتھ

ایک تو یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کے جلسوں کے لئے میں نے جو ۹۔ مئی ۳۷ء کی تاریخ مقرر کی تھی۔ اب اُسے بدلنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ اس تاریخ کی بیرونی جماعتوں کو وقت پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔ اور وُہ اچھی طرح جلسہ کی تیاری نہیں کر سکتیں۔ نیز میں خود بھی

چند دن تک سفر پر

جانے والا ہوں۔ اور شائد میں بھی اس تاریخ تک واپس قادیان نہ پہونچ سکوں اس لئے اب میں

۳۰ مئی تحریک جدید کے جلسوں کی تاریخ

مقرر کرتا ہوں۔ اس دن اتوار ہو گا۔ اور چھٹی کی وجہ سے سب دوست جلسوں میں حصہ لے سکیں گے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس وقت تک تمام جماعتوں کو اطلاع ہو جائے گی۔ اور اتنا وقت بھی مل جائے گا۔ کہ وُہ جلسوں کی تیاری کر سکیں۔

دفتر تحریک جدید کو چاہیئے۔

کہ جس وقت میرا یہ خطبہ اخبار میں چھپے۔ فوراً ایک ایک پرچہ تمام بیرونی جماعتوں کو بذریعہ ہوائی ڈاک ارسال کر دے تا ان کو بھی کافی وقت جلسہ کی تیاری کے لئے مل جائے۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں

رشتوں ناطوں کے متعلق

بہت سی دقتیں پیش آرہی ہیں۔ یہ مضمون بہت لمبا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اس وقت میں اس کے متعلق کما حقہٗ بول نہیں سکتا۔ لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں۔ کہ یہ مشکلات اس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ کہ مجھے اس کے متعلق اجمالاً کچھ نہ کچھ باتیں ضرور کہہ دینی چاہئیں۔ تفصیلات اگر انشاء اللہ العزیز اللہ تعالےٰ نے توفیق دی۔ تو کسی آئندہ خطبہ میں بیان کروُنگا

اس مسئلہ پر جہاں تک میں نے غور کیا ہے۔ ہمارے لئے اس میں چند ایک مشکلات ہیں۔ اوّل یہ کہ دُوسرے مسلمانوں میں عام طور پر

پُرانے خاندانوں کی کثرت

ہے۔ ان میں باہم بیسیوں رشتے ہوتے ہیں اور وُہ ان کی وجہ سے ایک دُوسرے کے لئے قربانی کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ ان حالات میں بعض اوقات رشتہ داریاں ایسے

غریب لوگوں سے

بھی ہو جاتی ہیں۔ جن سے عام حالات میں نہیں ہو سکتیں۔ بعض جگہ بعض امراء اور نواب دیکھے گئے ہیں۔ جنہوں نے بعض غریب لوگوں کو لڑکیاں دے رکھی ہیں۔ محض اس لئے کہ اُن کے ساتھ پُرانی رشتہ داریاں تھیں۔ اور اس وجہ سے وُہ ان کو ممنون کرنا چاہتے تھے۔ یہ صُورت بھی رشتہ داری کی مشکلات کو حل کرنے والی ہے۔ اس لئے کہ اُمراء کو جب کوئی رشتہ

اپنے سے بڑا یا اپنا ہم مرتبہ

نہ ملے۔ تو وُہ غریب کو بھی لڑکی دیدیتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت میں یہ دقت ہے۔ کہ کسی خاندان کا ایک فرد احمدی ہو گیا ہے۔ کسی کے دو اور کسی کے چار۔ نئے خاندان جن سے ان کا جوڑ ہو سکتا ہے یعنی احمدی۔ ان کے ساتھ ایک دوسرے کا خونی تعلق کوئی نہیں ہوتا۔ پچھلے حالات میں اپنے خاندان کے اندر تو وُہ کسی غریب کو بھی رشتہ دینے کیلئے تیار ہو سکتے تھے۔ مگر یہاں اگر وُہ فرد اپنے سے بالا رشتہ ہی تلاش کرتے ہیں یا وُہ رشتہ داریوں کا تعلق یا آپس کا دباؤ جن کی وجہ سے

لڑکیوں کے حقوق محفوظ

سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں نہیں۔ اس لئے یہاں ایسی باتوں کا خیال کیا جاتا ہے جن کا عام طور پر خاندانی رشتوں کے وقت نہیں کیا جاتا۔

دوسری دقت

یہ ہے۔ کہ مختلف خاندانوں کے افراد جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں ہزار ہا قبائل اور بیسیوں اقوام ہیں اور اگر ساری دنیا کی اقوام کو لے لیا جائے۔ تو وہ سینکڑوں ہزاروں ہوں گی۔ پس یہ جو ہزاروں قبائل اور بیسیوں اقوام اس ملک میں آباد ہیں۔ ان سب میں سے تھوڑے تھوڑے لوگ جماعت میں داخل ہیں۔ اور وہ بھی تمام ہندوستان میں پھیلے ہوئے اس وجہ سے ان میں باہم جوڑ ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اور ابھی تک ہماری جماعت اس مقام پر نہیں پہونچی۔ کہ

قومیت کی پابندیوں سے آزادی

حاصل کر سکے۔ جب بھی رشتہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ یہی کہا جاتا ہے۔ کہ ہم فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ سیدوں میں ہی رشتہ کریں گے یا ہمارا فیصلہ ہے کہ ہم رشتہ جاٹوں میں کریں گے یا ہمارا یہ فیصلہ ہے۔ کہ ہم رشتہ راجپوتوں میں کریں گے۔ یا قریشیوں میں کرینگے یا پٹھانوں میں کریں گے۔ اور بہت کم لوگ اس پابندی کو توڑنے پر آمادہ ہوتے ہیں۔ میں نے خود اپنی قوم کو چھوڑ دیا ہے۔ کیونکہ اول تو مغل جماعت احمدیہ میں بہت ہی کم داخل ہیں۔ دوسرے ہمارا خاندان جو احمدیت میں قدرتاً ایک

نمایاں حصہ

رکھتا ہے۔ ہماری وہ لڑکیاں جو غیر رشتہ داروں سے بیاہی گئی ہیں۔ وہ سب غیر مغلوں سے ہی بیاہی گئی ہیں۔ اس لئے ہم پر یہ اعتراض نہیں پڑتا۔ غرض اب تک ہماری جماعت کے اکثر افراد اسی مرض میں مبتلا ہیں۔ کہ

اپنی قوم میں ہی رشتہ ہو

اور یا پھر کسی ایسی قوم میں ہو۔ جو ان کے خیال میں ان کی قوم کی ہمرتبہ ہو مگر چونکہ احمدیت میں قومیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آئی ہیں۔ اس لئے مشکلات پیش آتی ہیں۔ فرض کرو لدھیانہ کا ایک پٹھان سلسلہ میں داخل ہوا ہے۔ ایک پٹھان گجرات کا اور پانچ سات پشاور کے احمدی ہو گئے ہیں۔ اب فرض کرو کہ پشاور کے دوست تو باہم رشتہ داریاں قائم کر لیتے ہیں۔ گجرات والا پٹھان کہتا ہے۔ کہ چلو جب احمدی ہو گئے۔ تو قومیت کی پابندی کیسی۔ اگر اپنی قوم میں رشتہ نہیں ملتا تو نہ سہی۔ کسی اور قوم میں کر لیتے ہیں اب لدھیانہ والا اکیلا رہ گیا۔ اگر وہ اپنی ضد پر قائم رہے گا۔ تو یقیناً مشکلات میں پھنسے گا۔

تیسری دقت

میں سمجھتا ہوں یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں امنگ بڑھانے کی جو تحریک کی جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ تم دنیا کے راہنما ہو۔ مصلح ہو۔ ہادی ہو۔ معلم ہو۔ دنیا کی تمام بادشاہتیں تمہارے قبضہ میں آئیں گی۔ اس سے جو تو دیندار ہوتے ہیں۔ اور روحانیت ان میں غالب ہوتی ہے۔ وہ اس کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ

ہمیں قربانیاں زیادہ کرنی چاہئیں

لیکن جن لوگوں کو روحانیت کا اعلیٰ مقام حاصل نہیں ہوتا۔ وہ ان باتوں کو سنکر کبر کی روح لیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ جب ہم اتنے بڑے ہیں۔ تو اور بڑے لوگوں کے ساتھ رشتہ داریاں کر کے ہمیں اپنے آپ کو اور بھی بڑا بنانا چاہیئے۔ چنانچہ اگر اپنی سو روپیہ تنخواہ ہو۔ تو لڑکی کے لئے ایسے خاوند کی خواہش کرتے ہیں۔ جو ۳-۴ سو لینے والا ہو۔ اور اگر خود ۳-۴ سو لے رہے ہوں۔ تو پھر کم سے کم ایک ہزار والے کی جستجو کرتے ہیں! اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو تو مخلص ہے۔ وہ جب کوئی بڑا

رشتہ حاصل کرنے میں کامیاب

نہیں ہو سکتا۔ تو اس کی آنکھیں کھلتی ہیں اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ چلو جو رشتہ بھی ملتا ہے۔ اسے غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ اور آخر اسے وہی کرنا پڑتا ہے۔ جو

ایک میراثی

نے کیا تھا۔ کہتے ہیں کسی میراثی نے خواب میں دیکھا۔ کہ اسے کسی نے گائے انعام کے طور پر دی ہے۔ اسے لیکر جب وہ گھر کو چلنے لگا۔ تو راستہ میں اسے ایک شخص ملا۔ جس نے اسے کہا کہ یہ گائے میرے پاس فروخت کر دو میراثی نے کہا اچھا لاؤ تیس روپے۔ اس نے کہا تم نے تو مفت ہی لی ہے۔ تیس روپے لیسے چار آنے لے لو میراثی نے کہا نہیں چار آنے تو نہیں البتہ ۲۵ روپے لوں گا۔ ادھر وہ چھ آنے تک بڑھا۔ حتے کہ ہوتے ہوتے میراثی پانچ روپے پر پہونچا۔ اور دوسرا دو روپے تک بڑھا۔ اتنے میں میراثی کی آنکھ کھل گئی۔ تو وہاں نہ گائے تھی نہ کوئی خریدار اور نہ روپیہ۔ اس پر میراثی نے جھٹ آنکھیں بند کر لیں۔ اور ہاتھ بڑھا کر کہنے لگا۔ اچھا بھائی لاؤ دو روپے ہی دے دو۔ تو جو تو مخلص ہوتے ہیں۔ وہ جب دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے اس رویہ کا نتیجہ یہ ہو گا کہ یا لڑکی بیٹھی رہے گی۔ یا پھر ہمیں

دین چھوڑنا پڑے گا

تو وہ کہہ لیتے ہیں۔ کہ اس طریق کو اختیار کرنے میں ہم نے غلطی کی۔ اور وہ جھٹ جیسا رشتہ ملے اس پر راضی ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو دنیا دار ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ جماعت میں نہیں ملتا تو نہ سہی باہر کر لیں گے۔ اور شیطان باہر سے رشتہ انہیں دلا بھی دیتا ہے۔

چوتھی دقت

یہ ہے۔ کہ ہماری جماعت میں تعلیم پر چونکہ زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو لڑکیوں کو تعلیم دلانے کی طرف بھی زیادہ توجہ ہے۔ خصوصاً قادیان میں تو لڑکیوں کی تعلیم پر بہت ہی زور دیا جا رہا ہے۔ اور ایک طبقہ تو اس میں اس قدر منہمک ہے۔ کہ میں ڈرتا ہوں۔ وہ ایک وقت ایسا مونہہ کے بل گرے گا۔ کہ اس کے لئے چوٹوں کی برداشت مشکل ہو جائیگی تعلیم لڑکیوں کو ایسے رنگ میں دلائی جاتی ہے۔ کہ انہیں

نوکری مل جائے

لیکن یہ نہیں دیکھتے کہ جو لڑکی ملازم ہو گی۔ وہ بیوی بھی بن سکتی ہے یا نہیں جو لڑکی پشاور میں ملازم ہو اور لڑکا لکھنؤ میں ان کے میاں بیوی والے تعلقات کیسے ہوں گے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے میرے نزدیک تو ایسی شادی محض ایک دکھاوا ہے۔ ایسی شادی کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ بہت ہی احمق ہونگے جو ان حالات میں شادی کریں گے۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ ہماری شریعت بغیر شادی کے رہنے کی اجازت ہی نہیں دیتی۔ اور ایسی شادیاں

صرف دکھاوے کی شادیاں

ہوتی ہیں۔ اور شرعاً ایسے لوگ مجرم ہیں پھر لڑکیوں کو جوں جوں تعلیم ملتی ہے ان کے لئے خاوندوں کا معیار بھی بڑھتا جاتا ہے۔ جب انٹرنس پاس ہو۔ تو سو ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ کا گریجوایٹ تلاش کیا جاتا ہے۔ اگر ایف اے ہو تو اڑہائی تین سو کا گریجوایٹ اور بی۔ اے پاس کر لینے کے بعد تو سات۔ آٹھ سو کا ای۔ اے۔ سی تلاش کیا جاتا ہے۔ اور اگر لڑکی ایم۔ اے ہو۔ تو ولائت کا پاس شدہ تلاش کیا جاتا ہے۔ اور یہ نہیں خیال کیا جاتا۔ کہ جماعت میں ایسے کتنے لوگ ہیں۔

کئی لوگ شکایت کرتے ہیں۔

کہ آپ ہماری طرف توجہ نہیں کرتے ایسے لوگ مجھے بتائیں۔ کہ آخر ہمارے گھروں میں بھی تو لڑکیاں ہیں۔ کیا جماعت کے اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ہم نے اپنے لئے چن لیا ہے۔ کہ انہیں شکائت پیدا ہوتی ہے۔ ہاں غیر مبایعین کے متعلق یہ شکائت ہو تو ہو۔ انہوں نے تو رشتوں کی خاطر بعض غیر احمدی اور بعض کمزور مبائع تک سمیٹ لئے ہیں۔ اس کے بر خلاف ہم نے باوجود اس کے کہ چھوٹی بڑی لڑکیاں ملاکر ہمارے گھر میں

چالیس کے قریب لڑکیاں

ہیں۔ ان اعلےٰ تعلیم یافتوں میں سے یا اعلےٰ عہدہ داروں میں سے کسی کو بھی اپنے لئے نہیں چنا۔ اور باقی جماعت کے لئے ان کو چھوڑ دیا ہے۔ اگر ایسے اعلےٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

63

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تنخواہوں والے رشتے ہم نے سنبھال لئے ہوتے - تو ہم پر اعتراض ہوسکتا تھا کہ اپنے رسوخ کی وجہ سے یہ رشتے خود سنبھال لئے ہیں - اب ہم لوگ کیا کریں لیکن جب معاملہ اس کے بالکل برخلاف ہے - تو پھر مجھ پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے اور اگر جماعت میں دس بیس کی جگہ سو دوسو ولایت کے پاس شدہ یا اعلےٰ تنخواہوں والے نوجوان نہیں - تو اس میں میرا کیا قصور ہے - یہ تو نعوذ باللہ

اللہ تعالےٰ پر اعتراض

پڑتا ہے - کہ اُس نے آپ لوگوں کے مناسب حال رشتے مہیا نہیں کئے - میرے بس میں نہ تو یہ ہے - کہ ولایت بھجوا بھجوا کر اعلےٰ تعلیم یافتہ نوجوان پیدا کردوں - اور نہ میرے اختیار میں یہ ہے - کہ جب کسی کی جوان لڑکی اتنی تعلیم حاصل کرجائے - کہ اس کے لئے ولایت پاس رشتہ ہی موزون ہو - تو میں لاہور - امرتسر - یا کسی اور بڑے شہر میں جاؤں - اور وہاں کے ولایت پاس ہندوؤں سکھوں - یا غیر احمدی مسلمانوں پر ہاتھ پھیروں - اور کہوں - کہ ہو جاؤ احمدی - اور وہ احمدی ہو جائیں - اگر میں ایسا کرسکتا - تو پھر بھی میرا قصور ہوسکتا تھا - لیکن جب ایسا نہیں - تو پھر مجھ سے کیا شکایت ہے؟ خلاصہ یہ کہ کئی وجوہ سے جماعت میں رشتوں ناطوں کی دقتیں پیدا ہو رہی ہیں - ان میں سے ہر ایک کے متعلق

تفصیلی ہدایات

بلکہ راہ نمائی کی ضرورت ہے - مگر اس وقت میں تفصیلات کے بیان کرنے کی طاقت اپنے آپ میں نہیں پاتا اس لئے مختصراً جماعت کو توجہ دلاتا ہوں - کہ وہ ان باتوں پر غور کرے - اور سوچے کہ کیا

دین کو دُنیا پر مقدم

کرنے کی یہی راہ ہے - کہ اگر تو کوئی بڑا اعلےٰ رشتہ مل جائے - تو احمدیوں میں کرلیا جائے - لیکن اگر نہ ملے - تو غیر احمدیوں میں ہی سہی - ایسی تعلیم سے بہتر تھا - کہ لڑکی کو تعلیم دلائی ہی نہ جاتی یہ تو بالکل دُنیا داری ہے - جو شخص ایسی تعلیم کو دین کہتا ہے - وُہ بالکل جھوٹا ہے - اگر وُہ دین کو حقیقتاً مقدم کرنے والا ہوتا - تو خواہ لڑکی چھ سو روپیہ تنخواہ کی حیثیت ہی رکھتی - وُہ کہتا - کہ تعلیم تو ہم نے اللہ تعالےٰ کے لئے دلائی ہے - اگر

زیادہ تنخواہ کا رشتہ

نہیں ملتا - تو نہ سہی - کسی تھوڑی تنخواہ والے سے ہی کر دیتے ہیں - یا اگر سید نہیں ملتا - تو مغل سے راجپوت سے - پٹھان سے - جاٹ سے ہی سہی یہ تو بے شک دین کو دُنیا پر مقدم کرنا ہے - لیکن جب رشتہ نہ ملے تو غیر احمدیوں میں کر دینا

خالصتہً دُنیا داری

ہے ⁂

بعض لوگ یہ شکایت کرتے ہیں کہ فلاں عہدہ دار سے ہمارا رشتہ کیوں نہیں کرا دیا گیا - مگر یہ نہیں سوچتے - کہ

دو احمدیوں میں سے ایک

کو ہم ترجیح کیوں دیں - ہم نوجوانوں کو یہ تو ضرور کہیں گے - کہ احمدیوں میں شادی کرو - اور مجبور کریں گے - کہ غیر احمدیوں میں نہ کرو - مگر یہ نہیں کہہ سکتے - کہ فلاں جگہ کرو - اور فلاں جگہ نہ کرو - پھر یہ بھی ہوسکتا ہے - کہ ایک تعلیم یافتہ آدمی کے لئے اگر دو رشتے ہوں - ایک تعلیم یافتہ - اور ایک غیر تعلیم یافتہ تو ہم اسے بھی یہ مشورہ دے سکتے ہیں - کہ

تعلیم یافتہ لڑکی سے شادی

کرلو - کیونکہ اس کے لئے اور جوڑ ملنا مشکل ہوگا - اور قوم کی خاطر قربانی کرلو - لیکن اگر دونوں تعلیم یافتہ ہوں تو پھر اس خوف سے کہ ایک مرتد ہو جائے گی - ہم اسے اس کے ساتھ رشتہ کرنے پر مجبور نہیں کرسکتے - اگر ان میں سے ایک نے مرتد ہونا ہی ہے تو ہم کیوں اس کے

ارتداد کی ذمہ واری

اپنے اُوپر لیں - یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے - جسے وُہ چاہے - ہدایت دے - اور جسے چاہے - گمراہ کردے اگر ہم اسے کہیں - کہ الف سے شادی کرے - کیونکہ اس کے مرتد ہونے کا خطرہ ہے - اور دراصل اللہ تعالےٰ کے علم میں ب نے مرتد ہونا ہو - تو اس کی ذمہ واری ہم پر ہوگی - اس لئے ہم اسے چھوڑ دیں گے - کہ الف اور ب میں سے جس کے ساتھ مناسب سمجھے شادی کرے - ہاں اگر وُہ مشورہ مانگے - تو دیدیں گے - پھر

خدا کی مشیّت میں

جس کے لئے ہدایت ہے - وُہ اس کا انتظام کرا دے گا - اور اگر الف اور ب دونوں کے لئے ہدایت مقدر ہے - تو ایک کو وُہ شادی کے ذریعہ ہدایت دے دیگا - اور دوسری کو قربانی کرا کے - پس میں جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ وُہ ان مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ماحول کو ایسے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش کرے - کہ ایک دن "دین کو دُنیا پر مقدم کرونگا" کا عہد اسے توڑنا نہ پڑے - میں

قادیان والوں کو خصوصیت سے تنبیہ

کرتا ہوں - کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں - کہ پانچ سات سال کے عرصہ میں ان کے لئے سخت مشکلات پیدا ہوں گی - لڑکیاں لڑکوں سے زیادہ تعلیم حاصل کررہی ہیں - اور تعلیم بھی ایسے رنگ میں دلائی جارہی ہے - کہ وُہ ڈگریاں حاصل کرسکیں - اس کے نتیجہ میں یا خاندانوں کی بربادی ہوگی - اور یا پھر ایسی شادیاں ہوں گی - جن کا باہم نباہ نہ ہوسکے گا ⁂

کل میرے سامنے

ایک واقعہ

آیا ہے - ایک غریب ماں ہے - جو محنت کر کے پیٹ پالتی ہے - اس کی لڑکی نے میں نے سُنا ہے - اس سے صاف الفاظ میں کہہ دیا - کہ میرے معاملہ میں تم کوئی دخل نہ دو - سوچنا چاہیئے - کہ یہ باتیں کیوں پیدا ہو رہی ہیں - صرف اس لئے کہ غلط تعلیم دی گئی - اگر ان کو قرآن شریف پڑھایا جاتا - حدیث پڑھائی جاتی - تو کیا یہ کم علم تھا - اگر اس علم کی طرف لگایا جائے - تو اس میں بھی دس پندرہ سال لگ جاتے ہیں اور گویا وقت کے لحاظ سے ایم - اے تک کی تعلیم ہو جاتی ہے - مگر کیا اس تعلیم کے نتیجہ میں ایسے خیالات پیدا ہوسکتے ہیں؟

پس یہ سب اُس

غلط تعلیم کا نتیجہ

ہے - جسے یورپ نے پھیلایا ہے - اور وُہ لوگ اندھے ہیں - جو اس کے پیچھے چل رہے ہیں - اور پھر اعتراضات مجھ پر کرتے ہیں - حالانکہ اگر تو ہم ان لڑکوں کو جو ولایت سے پاس کرکے آتے ہیں - اپنے خاندان کی لڑکیوں کے لئے سنبھال لیتے تو البتہ یہ اعتراض کیا جاسکتا تھا - کہ آپ سنبھال لیتے ہیں - ایسے لوگ جماعت میں پندرہ بیس سے زیادہ نہیں ہیں - اب ان پندرہ بیس میں سے اگر ایک بھی ہم لے لیتے - تو پھر بھی کہا جاسکتا تھا - لیکن جب ایسا نہیں - تو مجھ پر الزام کیسا - میں پندرہ بیس کو چالیس - پچاس تو بنا نہیں سکتا - میں تو

زیادہ سے زیادہ

یہی کرسکتا تھا - کہ ان میں سے کسی ایک کو بھی اپنے خاندان کی کسی لڑکی کے لئے نہ لیتا - اور یہ میں نے کر دیا - اب آگے جو بات خدا تعالےٰ کے اختیار کی ہے - وُہ تو میں کرنے سے رہا - دراصل یہ اعتراض بھی مغربیّت کے ماتحت ہے ⁂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربیت کا خلاصہ

ہی یہ ہے کہ شور مچاتے رہو۔ کہ ہم مظلوم ہیں۔ یورپ میں امراء کے پاس کروڑوں روپیہ ہے۔ پھر بھی وہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ اور حکومت سے لڑتے رہتے ہیں۔ کہ ٹیکس بہت زیادہ ہیں۔ ہم مرے جا رہے ہیں۔

ہندوستان کا زمیندار

ایک وقت بھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھا سکتا۔ لیکن وہاں کا مزدور تین سو روپیہ ماہوار کما لیتا ہے۔ جو یہاں کے ای۔ اے۔ سی کی تنخواہ ہے۔ مگر پھر بھی شور مچا رہے گا۔ کہ بھوکے مر گئے۔ تو مغربیت کا خلاصہ ہی یہ ہے کہ ہم مر گئے۔ آخر خدا تعالےٰ ایک روز کہے گا۔ کہ مر جاؤ۔ اب تم بھی ان کی نقل کرتے ہو کہ ہم مر گئے۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ کس کے فعل کی وجہ سے۔ اگر یہ مرنا اپنے ہی فعل سے ہے تو اس کا علاج کرو۔ توبہ کرو۔ اور ان باتوں کو دور کرو۔ اگر

قومیت کی پابندی

کی وجہ سے دقت ہے تو دیکھو جب دوسرے احمدی اسے ترک کر چکے ہیں۔ تو تم بھی کر دو۔ اگر تنخواہ کی کمی کی وجہ سے ہے۔ تو دیکھو جب دوسرے احمدیوں نے اس کا خیال نہیں کیا۔ تو تم بھی اسے چھوڑ دو۔ دیکھو میری ایک ہی لڑکی بیاہی گئی ہے۔ اور اس وقت لڑکا کوئی کام بھی نہ کرتا تھا۔ اور اب بھی وہ کام کی کوشش ہی کر رہا ہے۔ آمدن کی صورت نہیں پیدا ہوئی۔ بے شک تم کہہ سکتے ہو۔ کہ وہ آپ کا عزیز ہے۔ لیکن تم بھی

اپنے غریب عزیزوں میں شادیاں

کر لو۔ اور اگر احمدی عزیز نہ ملیں۔ تو پھر اس قربانی کو وسیع کر کے دوسرے احمدیوں سے جو بھی مل سکیں رشتے کر لو میں نے اگر اپنے ایک ایسے عزیز کو جس کے لئے دنیوی طور پر کوئی

ترقی کا راستہ

کھلا نہ تھا چنا ہے۔ تو اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ہی اگر دونوں فریق ہوں۔ تو دوہری برکت ملے گی۔ دوسرے لوگ بھی اپنے احمدی عزیزوں میں شادی کریں۔ تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ سوال تو اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب لوگ رشتوں کی دقتوں کو دیکھ کر

غیر احمدی عزیزوں کی طرف

جھکتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے بہتر تھا کہ اگر ان کی خواہش کے مطابق رشتہ نہ ملتا۔ تو اپنی خواہشوں کو قربان کرتے نہ کہ دین کو قربان کرتے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے

کہ مجھے تو اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حکم دیں تو چوہڑے سے بھی اپنی لڑکی کا رشتہ کرنے کو تیار ہوں۔ اس کا مطلب یہی تھا۔ کہ حضور کی تعلیم کے مطابق اگر ایسا کرنا پڑے تو عذر نہ ہوگا فرض کرو۔ ایک وقت ایسا آئے کہ سیدوں مغلوں، پٹھانوں وغیرہ قوموں میں کوئی احمدی رشتہ نہ ملے۔ تو اگر

ایک چوہڑا احمدی

ہی میسر ہو۔ تو اس سے رشتہ کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ کیونکہ بہر حال اسے دین حاصل ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے معنے ہی یہی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی بی۔ اے پاس رشتہ ملتا ہو تو

دین کو دنیا پر مقدم

کرنے کا یہ تقاضا نہیں۔ کہ وہ اس کے ساتھ رشتہ نہ کرے۔ لیکن اگر نہ ملے تو اس کا فرض ہے۔ کہ اپنی آنکھیں نیچی کرے۔ اور خدا تعالےٰ کی رضا کو مقدم رکھنے کو اتنی اہمیت تو دے جتنی میراثی نے دو روپے کو دی تھی:۔

اگر خدا تعالےٰ سارے ہندو، مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں کو احمدی بنا دے تو ہماری تو خواہش ہے۔ کہ ایک غریب سے غریب اور

کنگال سے کنگال احمدی لڑکی

بھی کسی گورنر یا وائسرائے کے بیٹے سے بیاہی جائے۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ اگر ایسا رشتہ نہ ملے تو کیا یہ بہتر ہے۔ کہ کسی گورنر کے لڑکے کے ملنے کی امید میں لڑکی کو بٹھا رکھو۔ یا یہ کہ جو رشتہ ملے کر دو۔ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے۔ کہ لڑکی نہیں مانتی۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ لڑکی کو اس

نہ ماننے کے مقام پر

کس نے کھڑا کیا ہے۔ اگر اس نے کیا ہے تو بے شک اس کی سزا اسے ملنی چاہیئے لیکن اگر اس کی ذمہ واری تم پر ہے تو پھر اس سزا کے مستحق تم خود ہو:

یہ مضمون تو بہت وسیع ہے۔ اور کئی باتیں اس کے متعلق بیان کرنے والی ہیں۔ لیکن اتنا ہی کھڑا ہونے سے میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ پاؤں میں سے خون رسنے لگا ہے۔ اس لئے اسی پر خطبہ کو ختم کر کے

احمدی جماعت کو توجہ

دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ماحول کو بدلے ورنہ اس کے لئے ایک ایسی بلا تیار ہو رہی ہے۔ جس سے بچنا بہت ہی مشکل ہوگا:

ضلع گورداسپور کے اچھوتوں میں بیداری

دینا نگر میں سیاہ جھنڈیوں کا مظاہرہ

عرصہ ۲۵ سال کا ہوا کہ چودہری رام بھجدت صاحب وکیل نے ضلع گورداسپور کے ڈوموں کی شدھی کی۔ اور ان کو مہاشے کا خطاب دیا۔ یہ بھائی آریہ سماجیوں کی چالوں میں پھنس جاتے۔ اور ان کے اندر سے ہی آریہ سماج نے جو پرچارک مقرر کر رکھے تھے۔ وہ ان کو لوٹ لوٹ کر کھاتے تھے۔ اور اپنی قوم کو آریہ سماجیوں کے ہاتھ بیچتے تھے۔ گذشتہ مردم شماری اور گول میز کانفرنس کے موقعہ پر ان کو آریہ لکھوایا۔ اور ولائت میں ان کی طرف سے جعلی تار بھجوائے۔ کہ ڈاکٹر امبیدکار ان کا نمائندہ نہیں ہے۔ اور وہ اچھوت نہیں ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جو رعایات گورنمنٹ نے پسماندہ اقوام کو دی تھیں۔ ان سے ان کو محروم کر دیا۔ اور نہ ہی ہندو اور آریہ سماجیوں نے ان کے ساتھ بہتر سلوک کر کے ان کو مجلسی طور پر مساوات کا درجہ دیا۔ ان کے ہونہار لیڈر مسٹر ساگر رام چکوترہ بی۔ اے نے اس بات کو سمجھا۔ ویسے تو وہ بڑی دیر سے سمجھتے تھے۔ مردم شماری کے موقعہ پر بھی انہوں نے معہ اپنی پارٹی کے آواز اٹھائی۔ اور کمیونل ایوارڈ کے موقعہ پر بھی واویلا کیا: لیکن کون سنتا تھا۔ شاہی سلور جوبلی کے موقعہ پر آریہ سماجیوں کی یہ چال تھی۔ کہ اس موقعہ پر آریہ سماج اور ہندو دین کی پوری مہر لگ جائے۔ اور ان کی ترقی کی راہ ہمیشہ کے لئے بند کی جائے۔ مگر اس نوجوان اور اس کے بھائیوں نے جگہ بجگہ برادری میں پھر پھر کر آریہ سماجیوں کی چالوں سے آگاہ کیا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے دینا نگر میں ۷ اپریل کو مہاتما ہنسراج کے جلوس کے موقعہ پر سیاہ جھنڈیاں دکھائیں۔ اور جوبلی مردہ باد۔ آریہ سماج مردہ باد۔ ہنسراج مردہ باد، خوشحال چند مردہ باد۔ دیوی چند مردہ باد کے نعرے لگائے۔ کالی جھنڈیوں والے جلوس کی تعداد چار پانچ صد کے قریب تھی۔ اور آریوں کا جلوس دو صد سے زیادہ نہ تھا۔ ضلع کے افسران صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر اور انسپکٹر پولیس گورداسپور چودہری علی اکبر صاحب ایم۔ ایل۔ اے سب رجسٹرار گورداسپور کا انتظام قابل تعریف تھا۔ افسوس کا مقام ہے۔ کہ آریہ سماجی اخباروں نے جوبلی کی باقی کارروائی کو چھاپا لیکن ان بھائیوں کے مطالبہ اور سیاہ جھنڈیوں کے جلوس کا ذکر تک نہیں کیا۔ یہ جلوس اس بات کا مظاہرہ تھا۔ کہ جو حقوق دوسری دلت جاتیوں کو ملے ہیں۔ ان کو بھی ملنے چاہئیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ احمدیہ کی مالی مشکلات کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تجاویز

مخلصین جماعت فوری توجہ فرمائیں

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں جو تجاویز صدر انجمن احمدیہ کی مالی مشکلات کو حل کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے منظور فرمائی تھیں۔ ان کو تفصیل کے ساتھ روزنامہ الفضل مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں شائع کر دیا گیا تھا اور وہ حسب ذیل تھیں:۔

پانچ سالہ قرضہ

۱۔ ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرضہ حسنہ جمع کیا جائے جو پانچ سال میں واپس دیا جائے گا۔ لیکن جو دوست اس قدر لمبے عرصہ کے لئے قرض نہ دے سکتے ہوں۔ وہ تھوڑے عرصہ کے لئے قرض دیں۔ مگر یہ عرصہ ایک سال سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ (اس قرضہ میں ایک سو روپیہ اور اس سے اوپر کی رقمیں۔ حتے الوسع پورے سینکڑوں میں قبول کی جاتی ہیں۔ اور زکوٰۃ سے مستثنےٰ ہو جاتی ہیں۔ جو دوست تنہا ایک سو روپیہ دینے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ کسی اور دوست کے ساتھ مل کر اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں)

امانت فنڈ

۲۔ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثل تعمیر مکان۔ خرید اراضی۔ بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض سے کچھ روپیہ جمع ہو اور ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے کی فوری ضرورت نہ ہو۔ ان کو چاہیئے۔ کہ بجائے اپنے پاس یا اپنے طور پر ڈاکخانہ۔ یا بنک وغیرہ میں جمع رکھنے کے ایسے روپے کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانے میں بطور "**ذاتی امانت**" جمع کروا دیں:۔

یہ روپیہ جب بھی ضرورت ہو بیت المال سے واپس لیا جا سکتا ہے۔

حضورؑ نے فرمایا تھا۔ کہ:۔

"اگر اس طریق پر عمل کیا جائے۔ تو ایک دو لاکھ نہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ۱۰۔ ۱۵۔ ۲۰ لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جو روپیہ جمع کرائیں گے۔ کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ وہ جب چاہیں۔ اپنا روپیہ مانگ لیں۔ ادھر انجمن والوں کو سانس لینے کا موقعہ مل جائے گا۔ غرض نہایت سہولت کے ساتھ یہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دوست بے اعتباری اور بے جا شرم کو چھوڑ دیں"

پھر فرمایا:۔

"بے اعتباری کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ امانت رکھانے والوں کو اب تک کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔ اور شرم کی بھی کوئی بات نہیں۔ . . . . دوست اگر اس پر عمل کریں تو ان کا کچھ بھی حرج نہیں ہوتا۔ لیکن انجمن کو فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے بھی طیار نہ ہوں۔ جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ تو پھر ان کے بڑے بڑے دعووں کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے"

پھر فرمایا:۔ "سوال یہ ہے۔ کہ کونسی چیز ہے جس کے ذریعہ موجودہ بوجھ کو دور کیا جا سکے ہم اس کو دور کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ جماعت کے مخلص اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اس پر عمل کریں۔ اگر چوتھا حصہ بھی جماعت کا عمل کرے۔ تو یقینی بات ہے۔ کہ بوجھ اتر جائے"

"پس یہ بہت معمولی۔ اور چھوٹی سی بات ہے **اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہو۔ تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں۔ بلکہ یہ سمجھونگا کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی**"

تجارتی کاروبار

۳۔ جو دوست محض حصول ثواب کے لئے روپیہ نہ لگا سکتے ہوں۔ اور اپنے روپیہ سے کچھ نفع بھی حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے دو صورتیں پیش کی گئی تھیں۔

الف۔ صدر انجمن کی کسی **جائداد کو رہن** رکھ لیں۔ اس صورت میں ان کو مرہونہ جائداد کا کرایہ ملتا رہے گا۔

ب۔ **اراضیات سندھ کی تجارت** میں روپیہ لگایا جائے:۔

شرح چندہ میں اضافہ

۴۔ موصی اور غیر موصی احباب اپنی شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں:۔

(۱) جو دوست موصی ہیں۔ اور حصہ آمد ادا کرتے ہیں۔ وہ اپنی خوشی سے **تین سال کے لئے اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں**۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تین سال کے لئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرمالیں۔ جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں۔ وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں۔ علےٰ ھٰذا القیاس۔

نوٹ:۔ اس تحریک سے وہ موصی مستثنیٰ ہوں گے۔ جو پہلے ہی حصہ آمد ۱/۳ کے حساب سے دیتے ہیں۔ کیونکہ اس پر اور زیادتی کی شرعاً گنجائش نہیں ہے۔

(۲) غیر موصی احباب اپنا چندہ عام **تین سال کے لئے بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں**۔ یہ اضافہ بھی اختیاری ہے۔ یعنی جو دوست خوشی سے ایسا کرنا چاہیں۔ وہ کر سکتے ہیں:۔

موصی اور غیر موصی اصحاب کو جو اس طرح اپنا چندہ بڑھائیں گے۔ حق ہو گا کہ تین سال کے بعد اپنی پرانی شرح پر لوٹ آئیں:۔

اس وقت تک کسقدر کامیابی ہوئی

اب احباب کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا شقوں میں سے ہر ایک کی طرف کہاں تک توجہ کی گئی ہے اور کس قدر کامیابی ہوئی ہے۔

شق نمبر ۱۔ **تحریک قرضہ ایک لاکھ** میں ۲۷ احباب نے حصہ لیا ہے۔ اور جمع شدہ روپیہ کی کل میزان ۴۵۳۳ روپے ہے۔

شق نمبر ۲۔ **ذاتی امانت کے نئے حسابات** اس تحریک کے ماتحت ڈیڑھ سو کے قریب دوستوں نے کھلوائے ہیں۔

مجھے یقین ہے۔ کہ سینکڑوں دوست ابھی باقی ہیں۔ جو شق ۱ یا ۲ میں حصہ لینے کے قابل ہیں۔ مگر انہوں نے ابھی تک توجہ نہیں فرمائی۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ سستی اور لاپرواہی کو چھوڑ کر اس مضمون کے پڑھنے کے ساتھ ہی مومنانہ عزم کے ساتھ روپیہ ارسال کرنے کی فکر فرمائیں۔ تا ہماری مالی پریشانیاں دور ہوں:۔

شق نمبر ۳ **روپیہ نفع پر لگانا**

اس میں حصہ لے سکنے والے دوست بھی فرد جماعت میں موجود ہیں۔ اس طریق پر روپیہ لگانا بھی موجودہ مالی تنگی میں موجب ثواب ہے۔ اگر کوئی بات احباب کے نزدیک قابل دریافت ہو۔ تو وہ دریافت فرمالیں:۔

شق نمبر ۴ **شرح چندہ میں اضافہ کرنا**

ہر چند کہ تحریک کا یہ حصہ بھی محض طوعی تھا۔ یہ امید کی گئی تھی۔ کہ سلسلہ کی مالی تنگی کے پیش نظر احباب کثرت سے اس کو قبول فرما کر اللہ تعالےٰ کے خاص افضال کے وارث بنیں گے۔ مگر اخیر مارچ تک صرف ۱۰۴ موصیوں نے اور ۱۰۴ غیر موصیوں نے شرح چندہ میں مطلوبہ قسم کے اضافے کئے۔ ان اضافوں کے ذریعہ سے جو آمد میں زیادتی ہوگی۔ وہ ساڑھے سات ہزار روپیہ سالانہ تک پہونچتی ہے۔ مگر چونکہ یہ مقدار جماعت کی وسعت کے لحاظ سے اور ہماری ضروریات کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ اور چونکہ چالیس ہزار (۴۰۰۰۰) روپے سالانہ اضافہ آمد کی بھی ضرورت

باقی ہے۔ اس لئے دیگر موصی و غیر موصی احباب کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس ثواب کے موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اور فوراً اپنی شرح چندہ میں اضافہ کر کے نظارت بیت المال کو اطلاع دیں۔

چند اور باتیں

اس کے علاوہ جماعت کے طلباء اور بچوں کو ترغیب دی جائے۔ کہ وہ بھی کچھ نہ کچھ چندہ دیا کریں۔

نیز احباب کو ریزرو فنڈ کے جمع کرنے کی طرف متوجہ فرمایا جائے مستورات سے جن کی اپنی آمدنی ہو۔ خواہ وہ تنخواہ یا وظیفہ کے طور پر ہو۔ خواہ جیب خرچ ہو۔ خواہ اپنے گھر کے خرچ میں سے بچا کر ہو۔ اس پر پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ دوسری مستورات سے بھی کوشش کی جائے۔ کہ وہ بھی کچھ نہ کچھ چندہ ضرور اپنے لئے مقرر کریں اور باقاعدہ ادا کیا کریں۔

ان تمام طریقوں سے اور پوری کوشش کرنے سے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو چندہ کی آمد میں معتد بہ اضافہ ہو سکتا ہے۔ اس زمانہ کا بہت بڑا جہاد مالی قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ اس نکتہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور عہدیداروں کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور ان کو سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

جہاں جہاں جماعت کے عہدیدار خود مالی قربانی کرنے میں یا وصولی کے معاملہ میں سست ہوں۔ وہاں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد ہے۔ دوسرے احباب کام کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ تا بعض لوگوں کی سستی اور غفلت کی وجہ سے سلسلہ عالیہ کے مفاد کو نقصان سے بچایا جائے۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال
سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

اقلیتوں کے حقوق اور ہندو مسلم مسئلہ کے متعلق کانگرس کی پاس کردہ تجاویز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے شعبہ اطلاعات سیاسی و معاشی کی طرف سے ہمیں اہل ہند کے بنیادی حقوق و فرائض اور کانگرس کا اقتصادی پروگرام جس کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ۸ اگست ۱۹۳۱ء کے جلسہ منعقدہ بمبئی میں پاس کیا تھا۔ حسب ذیل چٹھی کے ساتھ برائے اشاعت پہنچا ہے۔

ہمارے ملک میں جب اقلیتوں کے حقوق یا ہندو مسلم مسئلہ کی جزئیات پر گفتگو ہوتی ہے تو لوگوں کو بہت کم اس کا علم یا احساس ہوتا ہے۔ کہ کانگرس نے اقلیتوں کے حقوق اور دوسرے معاملات مثلاً زبان مذہب مخصوص روایات وغیرہ کے متعلق تو سب باتیں منظور کر لی ہیں۔ جس سے ان مسائل کا حل بڑی حد تک ہو جاتا ہے۔ ضرورت صرف اس کی ہے کہ ہم ان باتوں کو ذہن نشین کر لیں۔ اسی بے خبری کا ایک نتیجہ یہ ہے کہ اقلیتوں کو کانگریس کی سیاست اور اسکی کارگزاری کا بڑا غلط اندازہ ہے۔ اور کانگریس کے اقتصادی اور سیاسی پروگرام کی اہمیت کا احساس نہیں ہے۔

میں اس سلسلہ میں جناب کی خدمت میں کانگریس کے بنیادی حقوق کی تجویز بھیجتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ جناب کسی قریبی اشاعت میں شائع فرما کر ہمارے کام میں اور عام باخبری بڑھانے میں امداد فرمائیں گے۔

(ناظم شعبہ اطلاعات سیاسی و معاشی)

واقفیت عامہ کے لئے ہم ان تجاویز کو درج ذیل کرتے ہوئے اہل قلم اصحاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ان کے حسن و قبح پر تنقید کر کے معاملات ملکی کے متعلق ناظرین "الفضل" کی معلومات میں اضافہ فرمائیں

ہرگاہ کانگریس ضروری سمجھتی ہے کہ تمام باشندگان ملک سوراج کے صحیح مفہوم سے واقف ہو جائیں لہذا اس لفظ کا وہ مفہوم جو کانگریس کے ذہن میں ہے عام باشندگان ملک کے فائدہ کے واسطے اعلان کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کو آسانی سے سمجھ سکیں اہل ہندوستان کی اصلی نکبت و فلاکت دور کرنے کے واسطے یہ بہت ضروری ہے کہ سیاسی آزادی میں فاقہ کش کروڑہا اہل ملک کی اقتصادی آزادی داخل سمجھی جائے بلکہ اس کا ایک جزو ضروری قرار پائے۔ اسی وجہ سے کانگریس یہ اعلان کرتی ہے۔ کہ کوئی کانسٹی ٹیوشن (ملکی قوانین و آئین) جو اس کی طرف سے طے پائے یا جو اس کے وسیلے سے سوراج گورنمنٹ تیار کرے۔ اس میں امور ذیل کا ہونا بہت ضروری اور لازمی ہے۔

بنیادی حقوق اور فرائض

(۱) ہر باشندہ ہندوستان کو حقوق ذیل حاصل ہونگے۔ یعنی اپنی رائے آزادی سے ظاہر کرنا، اور اشتراک عمل و باہمی اختلاط میں مکمل آزادی اور امن کے ساتھ بغیر اسلحہ کے ایسی اغراض کے واسطے مجتمع ہونا جو قانون اور اخلاق کے خلاف نہ ہوں۔

(۲) ہر باشندہ ہندوستان کو ضمیر کی آزادی حاصل ہوگی۔ اور وہ اپنے مذہب کا اعلان آزادی سے کر سکیگا اور اپنے مذہب کے فرائض و رسوم آزادی سے برت سکے گا۔ بشرطیکہ اس سے انتظام عامہ اور اخلاق میں کوئی نقص نہ واقع ہو۔

(۳) ملک کی اقلیتوں کے تمدن اور ان کی زبان اور رسم تحریر محفوظ ہونگے نیز ملک کے وہ مختلف رقبے جو باعتبار اختلاف زبان کے قائم ہیں۔ ان کا تحفظ ہوگا۔

(۴) تمام باشندگان ہندوستان بلا امتیاز مذہب و مسلک یا ذات و قوم یا جنسیت کے قانون کی نظر میں برابر ہونگے۔

(۵) کوئی باشندہ ہندوستان خواہ مرد ہو یا عورت بوجہ اپنے مذہب یا ذات یا جنسیت کے کسی پبلک ملازمت یا عہدے یا اعزاز سے یا کسی تجارت یا پیشہ سے ممنوع نہیں سمجھا جائے گا۔

(۶) تمام باشندگان ہندوستان کو متعلق استعمال آب چاہ اور تالابوں کے نیز تعلیم گاہوں اور مقامات تفریح عامہ کے استعمال کے متعلق کہ جن کی برقراری اور انتظام اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے یا لوکل فنڈ (ڈسٹرکٹ و میونسپل بورڈ) سے ہوتا ہو یا جن کو پرائیویٹ اشخاص نے پبلک کے فائدے کے واسطے مخصوص کر دیا ہو مساوی حقوق حاصل ہونگے۔

(۷) ہر باشندہ ہندوستان کو ہتھیار رکھنے اور لگانے کا حق ان قواعد اور ضوابط کے تحت میں جو اس بارہ میں مقرر کر دئے جائیں حاصل ہوگا۔

(۸) کسی شخص سے اس کا حق آزادی چھینا نہیں جا سکتا۔ اور نہ اس کے کسی مکان یا جائداد میں مداخلت کی جا سکتی ہے۔ اور نہ وہ ضبط اور قرق کی جا سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ قانون کے مطابق ہو۔

(۹) مذہب کے معاملہ میں اسٹیٹ (حکومت وقت) غیر جانبدار رہے گی۔

(۱۰) حق رائے دہندگی ہر عاقل و بالغ کو حاصل ہوگا۔

(۱۱) مفت جبری ابتدائی تعلیم کا انتظام سٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے ہوگا۔

(۱۲) سٹیٹ (حکومت وقت) کی جانب سے کوئی خطاب نہیں ملے گا۔

(۱۳) ہر باشندہ ملک کو حق حاصل

65

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوگا۔ کہ ملک بھر میں جہاں اس کا جی چاہے جائے۔ نیز یہ کہ جہاں اس کا جی چاہے سکونت اختیار کرے۔ جائداد حاصل کرے یا کوئی تجارت یا پیشہ وہاں کرے۔ اور اس کے خلاف قانونی کارروائی یا اس کا قانونی تحفظ ہندوستان کے ہر حصہ میں مساوی طور پر ہوگا۔

مزدوری پیشہ اشخاص

(۱) (الف) مزدوری پیشہ جماعتوں کا اقتصادی نظام اصول انصاف کے مطابق ہوگا جس کی سب سے بڑی غرض یہ ہوگی۔ کہ ایسے اشخاص کے طرز رہائش کا معیار اب سے بہت بہتر ہو جائے۔

(ب) سٹیٹ (حکومت وقت) کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کے حقوق کی حفاظت کرتی رہے گی اس طور پر کہ مناسب قوانین کے ذریعہ سے نیز ان کے سوا دوسرے ذرائع سے ان لوگوں کے لئے ایک معقول مزدوری، ان کی صحت کا مناسب انتظام، کام کرنے کے مقررہ گھنٹے، اور مناسب انتظام درصورت نزاع درمیان مالکان کارخانہ اور کام کرنے والوں کے منضبط ہو جائے گا۔ نیز یہ کہ بوڑھاپے بیماری اور بیکاری کی صورت میں ایسے لوگوں کی امداد کس طریقہ سے کی جائیگی

(۲) بیگاری اور ایسی مزدوری کہ جو بیگاری کے قریب قریب ہو۔ بالکل بند کر دی جائے گی۔

(۳) مزدور عورتوں کے تحفظ کا خاص خیال رکھا جائیگا۔ علی الخصوص زمانہ زچگی کی رخصت کا خاص انتظام کیا جائے گا۔

(۴) تعلیمی سن کے بچے کانوں اور کارخانوں میں کام کرنے سے مستثنیٰ ہوں گے۔

(۵) کسانوں اور دیگر مزدوری پیشہ لوگوں کو پورا حق حاصل ہوگا۔ کہ اپنے حقوق کی حفاظت کے واسطے یونین (اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے انجمنیں) قائم کریں۔

ادائی ٹیکس اور اخراجات

(۱) طریقہ قبضہ اراضی اور تشخیص مالگزاری دلگان کی اصلاح کر دی جائے گی۔ اور زراعتی اراضی کے بار کا ایک منصفانہ انتظام کیا جائے گا۔ جس سے چھوٹے چھوٹے کاشت کاروں کو فوری نفع پہنچیگا بذریعہ معقول تخفیف لگان اور مالگذاری کے جو وہ بالفعل ادا کرتے ہیں۔ اور درصورت غیر نفع بخش کاشتوں کے لگان معاف کر دیا جائے گا۔ جب تک کہ اس کی ضرورت سمجھی جائے گی۔ اور ان چھوٹے چھوٹے زمینداروں کے فائدے کا جن کا اس قسم کی معافی یا تخفیف لگان سے نقصان ہوتا ہو خیال رکھا جائیگا اور اسی غرض سے ایک درجہ وار ٹیکس ایک معقول مقررہ رقم سے زیادہ کل آمدنی اراضی پر قائم کیا جائے گا۔

(۲) ایک مقررہ رقم سے زیادہ کی جائداد پر ایک تدریجی محصول جانشینی (Death duty) مقرر کیا جائیگا

(۳) فوجی اخراجات میں بہت بڑی تخفیف عمل میں آئے گی۔ اور موجودہ اخراجات سے تقریباً نصف رکھے جائیں گے۔

(۴) سول ڈیپارٹمنٹ کے اخراجات اور تنخواہ ملازمین میں بھی معتد بہ تخفیف کی جائے گی۔ اسٹیٹ (حکومت) کا کوئی ملازم سوائے ان لوگوں کے جن کا تقرر بطور اکسپرٹ (ماہر فن) وغیرہ کے کیا جائے ایک مقررہ رقم سے زیادہ تنخواہ نہیں پائے گا۔ اور یہ مقررہ رقم معمولاً پانچ سو روپیہ ماہوار سے متجاوز نہ ہوگی۔

(۵) ایسے نمک پر جو ہندوستان میں بنایا جائے کوئی محصول نہیں لگے گا

اقتصادی اور سوشل پروگرام

(۱) اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے دیسی کپڑے کی حفاظت کیجائے گی اور اس غرض سے بیرونی کپڑے اور بیرونی تاگے کے ملک سے اخراج کی پالیسی پر عمل کیا جائے گا۔ اور اس کے علاوہ اور بھی تدابیر اختیار کی جا سکتی ہیں جو ضروری سمجھی جائیں۔ دیسی کپڑے کے علاوہ اور دیسی دستکاریوں کا تحفظ بمقابلہ اسی قسم کی بیرونی دستکاریوں کے اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے عمل میں آئے گا۔ جب کبھی اس کی ضرورت واقع ہوگی۔

(۲) منشی اشیا اور ادویہ کی قطعاً ممانعت ہوگی۔ سوائے اس کے کہ طبی اغراض کے لئے ان کے استعمال کی ضرورت ہو

(۳) کرنسی (سکہ رائج الوقت) اور ایکسچینج (تبادلہ) کا نرخ قومی مفاد کے اعتبار سے مقرر ہوگا۔

(۴) تمام دیسی صنعتیں (Key Industries) کانیں، ریلوے، آبی راستے، جہازرانی، اور دیگر ذرائع آمدورفت اسٹیٹ کی ملک ہوں گی۔ اور اسٹیٹ (حکومت وقت) ہی کے قبضہ میں رہیں گی

(۵) زراعتی قرضوں کی تخفیف اور سود کی کمی کا انتظام کیا جائے گا۔

(۶) اسٹیٹ (حکومت وقت) کی طرف سے باشندگان ملک کی فوجی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا تاکہ باقاعدہ فوج کے علاوہ (National Defence) ملک کی مدافعت کے واسطے والنٹیروں کے دستے عند الضرورت تیار رہیں۔

تحریک جدید کو بطور قرض روپیہ دینے والے احباب اپنا روپیہ منگالیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی بعض فوری ضروریات کے پیش نظر مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء میں ارشاد فرمایا تھا۔ کہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو مکان بنانے کے لئے یا کسی اور غرض کے لئے روپیہ جمع کر رہے ہوتے ہیں۔ اور روپیہ کے جمع ہو جانے تک وہ انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ یا وہ لوگ جو اپنی ضروریات کو ایک سال پیچھے ڈال سکیں۔ میں ان سے چاہتا ہوں۔ کہ وہ ایک سال کیلئے اپنا روپیہ مجھے قرض دے دیں۔ میں اس کے ذریعہ سے تحریک جدید کے "ریزرو فنڈ" کو مضبوط کردوں گا۔ اور اگلے سال کے چندے سے ان کی رقم واپس کردوں گا۔ ایسی رقوم بہر حال یکم اپریل ۱۹۳۷ء تک انشاء اللہ تعالےٰ واپس کردی جائیں گی"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر جن مخلصین نے لبیک کہا۔ اور تحریک جدید کو قرض دے کر ثواب حاصل کیا۔ حسب وعدہ ان کو ان کا روپیہ شکریہ کے ساتھ واپس کیا جا رہا ہے۔ بعض دوست تو اپنا روپیہ واپس وصول کر چکے ہیں۔ مگر بعض کا روپیہ اس لئے باقی ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا تھا۔ کہ وہ اپنا روپیہ کس پتہ پر اور کس طرح وصول کرنا چاہتے ہیں ابھی تک ان کا جواب نہیں پہنچا۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ان کو خط ہی نہ ملا ہو۔ اس لئے اخبار میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن مخلصین نے تحریک جدید کیلئے حضور کی خدمت میں اپنا روپیہ بطور قرض پیش کیا تھا۔ وہ دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید میں اپنا پورا پتہ اور طریق وصولی لکھ بھیجیں تاکہ ان کو ان کا قرض شکریہ کے ساتھ واپس پیش کر دیا جائے۔ روپیہ قرض دینے والے احباب کو فوری توجہ کر کے اپنا روپیہ واپس وصول کرنا چاہیئے۔ تا حسب وعدہ تحریک جدید قرض ادا کرنے کی ذمہ واری سے سبکدوش ہو جائے۔ خاکسار۔ برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

احمدیہ البم کی قیمت میں رعایت

احمدیہ البم جو مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے نے لنڈن سے چھپوایا ہے جس کی قیمت پہلے ڈیڑھ روپیہ فی نسخہ تھی اب اس کی قیمت میں ۸/ کمی کر کے ایک روپیہ فی نسخہ قیمت کر دی گئی ہے۔ تاکہ احباب زیادہ تعداد میں خرید سکیں۔ ناظر تالیف وتصنیف۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید آئین کے متعلق کانگرس کے رویہ پر پارلیمنٹ میں تقریریں

لارڈ لوتھین کی تقریر

۸ اپریل کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں یہ بیان کرتے ہوئے کہ کیوں کانگرس نے وزارتیں قبول کرنے سے انکار کیا جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔

ناپسندیدہ حالات پیدا ہو جانے کی متعدد وجوہات ہیں۔ سب سے پہلی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستانی عوام ذمہ دار گورنمنٹ کو چلانے کے طریقوں سے قطعی نابلد ہیں۔ اس لئے جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ اور انسٹرومنٹ آف انسٹرکشن کے مطالعہ کے وقت انہوں نے اس بات کو پیش نظر نہ رکھا۔ کہ ذمہ وارانہ گورنمنٹ کا سسٹم کس طریقہ پر چلایا جاتا ہے۔

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گاندھی جی کے بیان میں ایک خاص فقرہ ہے۔ جس سے میرے اس خیال کو تقویت پہونچی ہے۔ گاندھی جی نے اپنے بیان میں کہا۔ کہ وہ اس بات کی توقع رکھتے تھے۔ کہ یہ بات ممکن ہے کہ قدرتی پرامن اور آئینی ذرائع سے یہ بات ممکن ہے۔ کہ حقیقی طاقت بیوروکریسی کے ہاتھ سے نکل کر دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے ہاتھ میں چلی جائے

اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا۔ کہ میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ ذمہ وارانہ گورنمنٹ کے لئے میں بھی اس سے بہتر الفاظ تلاش نہیں کرسکتا۔ اگر ان الفاظ کی اہمیت کو سمجھ لیا جائے۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ ہندوستان میں آئندہ چار ماہ میں ظہور پذیر ہونے والے اہم واقعات پر اس کا صحت بخش اثر پڑ سکتا ہے۔ نکتہ چینی کا جواب دیتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا۔ کہ گورنمنٹ کو اس قسم کا کوئی آئینی اختیار حاصل نہیں۔ اور نہ ہی گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ جب تک خاص قسم کے حالات پیدا نہ ہوں۔ وہ وزارت کے تعمیری پروگرام میں مداخلت کرے۔ یا آئین کو معمولی طریقہ پر چلنے سے روکے۔ اور یہ خیال بے بنیاد ہے۔ کہ جدید آئین نے گورنمنٹ کو نہایت وسیع اور غیر ذمہ وارانہ حقوق دے رکھے ہیں

کانگرس کی مطلوبہ شرط کے متعلق ٹریبیون لاہور کے ایک مقالہ کا ذکر کرتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا۔ کہ ٹریبیون نے لکھا تھا۔ کہ کانگرس کی شرط کا مقصد یہ نہ تھا۔ کہ جدید گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کوئی تبدیلی واقع کر دی جائے۔ بلکہ کانگرس نے یہ شرط محض اس لئے پیش کی تھی۔ کہ گورنر اس امر کا وعدہ کریں کہ وزارتوں کی معمولی آئینی سرگرمیوں میں مداخلت نہیں کریں گے۔ لارڈ لوتھین نے کہا۔ کہ کانگرس کی طرف سے پیش کی گئی شرط کی یہ وضاحت جو ٹریبیون نے نہیں کی ہے۔ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اگر کانگرس کا مقصد محض یہ تھا۔ تو گورنمنٹ اور کانگرس کے مابین معمولی شرائط پر سمجھوتہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ جدید آئین کے زیر تحت گورنروں کے اختیارات خصوصی کا مطلب یہ نہیں۔ کہ وزارتوں کی معمولی آئینی سرگرمیوں میں گورنر مداخلت کریں۔

اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا۔ کہ کانگرس اور گورنمنٹ کے مابین مصالحت کے راستہ میں دوسری بڑی مشکل یہ حائل تھی۔ کہ فریقین کو ایک دوسرے کی نیت پر شبہ تھا۔ اور برطانیہ اور کانگرس ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ فریقین کے مابین پیدا شدہ غلط فہمی کی خلیج کو بھر دیں۔ نہ کہ اس بات پر نکتہ چینی کرنے میں وقت ضائع کر دیں۔ کہ دونوں میں سے کون سچا ہے۔ لارڈ لوتھین نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ میرے خیال میں یہ مسئلہ نفسیاتی ہے اور مصالحت کی بناء اس غلط فہمی کے ازالہ کی کوششوں پر رکھنی چاہیئے۔ ہندوستان میں اس غلط فہمی کے ازالہ کے لئے وسیع میدان ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ گورنروں اور عوام کے درمیان میل جول پیدا کیا جائے۔ بلکہ وائسرائے اور عوام کے مابین بھی میل جول پیدا ہونا چاہیئے

اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے لارڈ لوتھین نے کہا۔ کہ ہندوستان میں جو صورت حالات پیدا ہو چکی ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ اور نازک ہے جتنا کہ برطانیہ کے لوگ اس کو محسوس کرتے ہیں۔ اور ہمارے لئے مصالحت کرانے کا نادر موقعہ ہے۔ اور اگر بحث مباحث میں ہم نے وقت کھو دیا۔ تو صورت حالات زیادہ پیچیدہ اور نازک تر ہو جائینگے اور ایک مرتبہ پھر ہمیں انقلابی صورت حالات سے دوچار ہونا پڑے گا۔

لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کی تقریر

لارڈ لوتھین کی تقریر کے بعد لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے حسب ذیل تقریر کی۔

لارڈ لوتھین نے مجھے ہندوستان کی موجودہ صورت حالات کے متعلق سرکاری بیان دینے کا جو موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ اس کا میں خیر مقدم کرتا ہوں٭

ہندوستان کے جن صوبجات کی اسمبلیوں میں کانگرس کے ممبران کی اکثریت تھی۔ وہاں ان کے لیڈروں کو صوبجاتی گورنروں نے وزارتیں بنانے کی باقاعدہ دعوت دی۔ لیکن کانگرس پارٹیوں کے لیڈروں نے وزارتیں بنانے سے انکار کر دیا۔ ہندوستان کے طول وعرض میں حال ہی میں جو انتخابات ہوئے ہیں۔ ان کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ کانگرس پارٹی کے امیدواروں کو گیارہ صوبجات میں سے چھ میں اکثریت حاصل ہو گئی ہے٭

نئے آئین اور گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے متعلق کانگرس نے شروع سے جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے یہ امر قدرتی ہے کہ اس بارے میں قیاسات کے گھوڑے دوڑنے شروع ہوگئے کہ کانگرس پارٹی کے ممبران عہدوں کی منظوری کے معاملہ کے متعلق کیا رویہ اختیار کریں گے۔ اور انتخابات کے عین بعد جو واقعات رونما ہوئے۔ ان کی بناء پر شروع میں ہی یہ بات میرے نوٹس میں لائی گئی تھی۔ کہ کانگرسی ممبران کی طرف سے یہ کوشش کی جائے گی۔ کہ عہدوں کو منظور کرتے وقت گورنروں سے یہ اقرار لے لیا جائے۔ کہ وہ اپنے مخصوص اختیارات کو استعمال نہیں کریں گے۔

ان حالات میں وائسرائے ہند نے میری منظوری سے گورنروں کو اس امر کی یاد دلائی۔ کہ ہر چند وہ اپنے صوبجات کے کانگرسی لیڈروں کو آئین کے اندر رہتے ہوئے ہر ممکن حمایت کی پیشکش کرنے کے پورے طور پر مجاز ہیں۔ لیکن نئے آئین کی رو سے ان کو جو فرائض تفویض کئے گئے ہیں۔ ان سے وہ پارلیمنٹ کی منظوری کے بغیر محروم نہیں ہو سکتے۔

انتخابات کے بعد توجہ کا مرکز دہلی بن گیا۔ جہاں ۱۸ مارچ کو کانگرس کمیٹی نے مذکورہ ریزولیوشن پاس کیا تھا جس کا میں نے اپنی تقریر میں حوالہ دیا ہے۔ جہاں تک اس ریزولیوشن کا تعلق ہے میرے خیال میں ریزولیوشن کی عبارت ہی ذو معنے ہے۔ خاص کر وہ جملہ تو مبہم ہے۔ جو کہ کانگرسی وزراء کی آئینی سرگرمیوں کے متعلق ریزولیوشن میں رکھا گیا ہے۔

قانون مباشرت
مباشرت پر مفصل مکمل و نہایت مستند کتاب ہے
باتصویر
قیمت چار روپے للعہ محصولڈاک
فہرست اور ریویوز مفت طلب کریں
پتہ امیر الاطباء ڈاکٹر افضل معین محلہ رودگراں دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان میں اخبارات اور پلیٹ فارم سے یہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ ریزولیوشن ایسا ہے جس سے صوبجات کے کانگرسی لیڈر۔ اس بارہ میں اپنا اطمینان کریں گے۔ کہ گورنروں کا ان کے متعلق کیا رویہ ہے۔ اور وہ گورنروں سے ایسا وعدہ نہیں لیں گے جو کہ گورنر دے ہی نہیں سکتے۔ اور جب ان چھ صوبجات میں سے ہر ایک میں جہاں کانگرس پارٹی کو اکثریت حاصل ہے۔ گورنروں نے صوبجاتی کانگرسی لیڈروں کو اس امر کی دعوتیں دیں۔ کہ وہ ان کے پاس آ کر وزارتوں کی قائمی کے متعلق تبادلہ خیالات کریں۔ تو عام خیال یہ تھا۔ کہ اس معاملہ کا تسلی بخش تصفیہ ہو جائے گا۔ لیکن جب ملاقات ہوئی۔ تو حالت نے نیا پلٹا کھایا چھ صوبجات میں جن اصحاب کو گورنروں نے دعوتیں دی تھیں۔ انہوں نے کانگرسی ہیڈ کوارٹرز سے آمدہ ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اس وقت تک عہدے منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ جب تک گورنران کا ہر ممکن طریق سے اطمینان نہ کرا دیں۔ کہ وہ اپنے خاص اختیارات استعمال نہ کریں گے۔ حالانکہ گورنروں کے لئے آئینی طور پر اس قسم کا اطمینان دلانا ناممکن ہے۔

گفت و شنید کی ناکامی کے متعلق صوبجاتی گورنروں اور کانگرسی لیڈروں نے جو متعدد بیانات شائع کرائے ہیں۔ ان میں اس بات کو صاف طور پر واضح کر دیا گیا ہے۔ ان جملہ بیانات کا لہجہ شروع سے لیکر آخر تک ایک ہی ہے لارڈ زیٹلینڈ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے راجگوپال اچاریہ کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا شری یت راجگوپال آچاریہ نے جن کو لارڈ ارسکن نے مدراس میں وزارت بنانے کی دعوت دی اپنے بیان میں لکھا کہ

"میں نے گورنر کو بتا دیا کہ مجھے اور میری کیبنٹ کو گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی رو سے عطا کردہ صوبجاتی آزادی کے اندر کارروائی کرنے کی آزادی دی جانی چاہیئے۔ اور جب تک ہم برسر اقتدار ہیں۔ اور صوبہ کی حکومت کی ذمہ داری لینا قبول کریں۔ گورنر کو ہمیں یہ اطمینان دلانا چاہیئے۔ کہ وہ نہ ہی وزراء کے مشورہ کو مسترد کرے گا اور نہ ہی اپنے خاص اختیارات کو استعمال کر کے ہمارے فرائض کی ادائیگی میں دست اندازی کرے گا۔ مجھے یہ کہتے ہوئے افسوس ہوتا ہے کہ گورنر نے ہمدردی اور تعاون کا عام پیشکش کرنے کے سوا خارج لا انفارزل عدم مداخلت کا کسی قسم کا اطمینان دلا کر میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اس لئے میرے پاس اس کے سوائے اور کوئی چارہ کار نہ رہ گیا۔ کہ میں ان حالات میں عہدہ منظور کرنے سے اپنی ناقابلیت کا اظہار کر دوں۔ اور بڑے ادب سے وزارت کی تشکیل کی دعوت کو منظور کرنے سے انکار کر دوں پھر گاندھی جی کا بیان پیش کر کے کہا۔ گاندھی جی کا اب یہ دعویٰ ہے۔ کہ میں گورنروں سے جس بات کا مطالبہ کر رہا ہوں وہ ایک معمولی بات ہے۔ اور مزید برآں ایسی ہے۔ جس کے متعلق سر سیموئیل ہور کا یہ خیال تھا۔ کہ گورنر اس مطالبہ کو منظور کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی سر سیموئیل ہور کا اس مطلب کا حوالہ نہیں دے رہے ہیں۔ کہ گورنروں کے لئے لازمی طور پر اپنے ریزرو اختیارات کے استعمال کا موقعہ ہی پیدا نہ ہوگا یہ درست ہے کہ وہ اکثر اس قسم کے خیال کا اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی دیا لفظ نہیں کہا۔ اور نہ ہی کبھی ان کے خواب میں بھی یہ بات آئی ہے۔ کہ گورنر شروع سے ہی اس بات کا اقرار کر دیں گے۔ ہم اپنے خاص اختیارات کو استعمال نہ کریں گے۔ گاندھی جی کا بیان زیادہ حیران کن ہے۔ کیونکہ اس سے تو یہ قیاس کرنا پڑتا ہے۔ کہ یا تو انہوں نے کبھی ایکٹ پر وانہ ہدایات، یا سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ نہیں پڑھی۔ یا اگر انہوں نے پڑھی ہے۔ تو اپنا مذکورہ بیان دیتے وقت انہیں بالکل فراموش ہی کر دیا۔ کیونکہ ان دستاویزوں کے اندر گورنروں کے اختیارات درج ہیں۔ یہ انتہائی بدقسمتی ہے۔ کہ انہوں نے اس قسم کا بیان دیا۔ کیونکہ ہندوستان میں کثیر التعداد اشخاص اس بات کے عادی ہو چکے ہیں۔ کہ گاندھی جی کا ہر ایک بیان وحی سمجھیں۔ جب یہ حالت ہے۔ تو یہ امر پسندیدہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ غلط فہمی کے ازالہ کے لئے میں اس بات کو غیر مشتبہ طور پر واضح کر دوں کہ کانگرسی لیڈروں نے گورنروں سے جو مطالبہ کیا ہے۔ وہ ایسا ہے۔ کہ جسے آئین میں ترمیم کئے بغیر منظور کرنا ممکن نہیں ہے۔ سادہ سے سادہ طریق یہ ہے۔ کہ ان معاملات کی پوزیشن پر غور و خوض کیا جائے۔ جن کے متعلق مطلوبہ اطمینان دلایا جا سکتا ہے۔

یاد رہے۔ کہ ایکٹ کے سیکشن ۵۲ کی رو سے گورنر پر اقلیتوں کے جائز مفاد کے تحفظ کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ اس کے متعلق گورنر کو اپنا انفرادی فیصلہ برتنا پڑتا ہے۔ اگر اس بارہ میں کسی صاحب کو شک ہو۔ تو اسے پروانہ ہدایات کا آٹھواں پیرا گراف پڑھ کر اپنا شک دور کر لینا چاہیئے مثلاً اگر کسی صوبہ میں مسلمانوں یا ہندوؤں کی کثرت ہو۔ اور وزارت کوئی ایسی کارروائی کرنی چاہے۔ جس سے دوسرے فریق کی درسگاہوں کی تعداد کم ہوتی ہو۔ تو ایسی کارروائی کانگرسی فارمولا کے تحت تو ہو سکتی ہے۔ اور وزارت کی آئینی سرگرمیوں میں شامل ہے لیکن پارلیمنٹ نے پہلے ہی آئین میں اس بارہ میں گورنروں کو اقلیتوں کے تحفظ کے خاص اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ اب اگر گورنر ایسے معاملہ میں کانگرسی لیڈر کو اطمینان دلا دے۔ تو گورنر اپنے فرائض منصبی کو ادا کرنے سے قاصر رہے گا۔

میں نے اس سادہ مثال سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ گورنر مطلوبہ اقرار آئین کی رو سے کر ہی نہیں سکتا۔ اگر آئین کی رو سے ایسا اطمینان دلانا ممکن بھی ہوتا تو اقلیتوں سے یہ ایک قسم کی صریح وعدہ شکنی ہوتی گو ایسے تحفظات کی وسعت اور ضرورت کے متعلق اختلاف رائے ہو۔ لیکن اس میں ذرا بھی شک نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان کی اکثریتوں نے خود ان کو بڑا اہم قرار دیا تھا۔ ایک ہندوستانی اخبار نے بھی کانگرس کے مطالبہ کی تقویت پر روشنی ڈالی تھی۔

مجھے اس امر کا زیادہ افسوس ہے کہ چھ صوبجات میں اکثریتوں نے عہدے منظور نہیں کئے۔ لیکن بنگال۔ پنجاب سرحد۔ سندھ اور آسام میں جہاں کانگرس اکثریت میں نہیں۔ وزارتیں بنائی گئی ہیں۔ اور وہ اب اپنا کام کر رہی ہیں۔ اور جن صوبجات میں کانگرسیوں کی اکثریت ہے۔ ایسی بھی وزارتیں بنائی گئی ہیں۔ مجھے اقلیتوں کی وزارتوں کی تعریف کرنی پڑتی ہے انہوں نے ایسا مشکل اور ناگوار کام پورا کرنے کا بیڑہ اٹھا لیا ہے۔ وہ نہ صرف اپنی پبلک سپرٹ کی ہی تعریف کر سکتی ہیں۔ بلکہ اپنی خوش فہمی کی بھی۔ بعض حلقوں کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ ایسی وزارتوں کا تقرر غیر آئینی ہے۔ لیکن ہز میجسٹی کی گورنمنٹ ایسی رائے کو درست تسلیم نہیں کرتی۔ کیونکہ گورنر وزراء کے انتخاب کے متعلق اپنا امتیازی حق استعمال کر سکتا ہے۔ اور ایکٹ کی رو سے گورنر کے لئے ایسا کرنا غیر آئینی نہیں ہے۔

بعض حلقوں کی طرف سے یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ وائسرائے کو گاندھی جی کو ملاقات کی دعوت بھیجنی چاہیئے کیونکہ عین ممکن ہے۔ کہ وہ عہدوں کی منظوری کے متعلق اپنے رویہ میں ترمیم کر لے لیکن مجھے ایسی کارروائی سے کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔ صوبجاتی گورنروں نے پہلے سرکردہ کانگرسیوں کو دعوت بھیجی کر دی ہے۔ اور ان کو عہدے منظور کرنے کی دعوت دیدی ہے کانگرسیوں نے عہدے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے جب تک وہ اپنا رویہ ترک نہ کریں فی الحال

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقامی جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کیلئے نظارت بیت المال میں بہت ہی ناکافی عملہ ہے۔ چند انسپکٹر ہیں۔ جو پنجاب کی دیہاتی انجمنوں کے لئے بھی کافی نہیں ہو سکتے۔ شہری جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کا مرکز کی طرف سے کوئی باقاعدہ اور تسلی بخش انتظام نہیں۔ اور انجمن کی مالی حالت بھی اس قابل نہیں۔ کہ ضرورت کو پورا کرنے کیلئے انسپکٹروں کی تعداد میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔ اس لئے میں اس کام کے لئے ایسے دوستوں سے درخواست کرتا ہوں۔ جو ایک یا دو یا اس سے زیادہ شہری جماعتوں کے حسابات کی پڑتال کے لئے وقت نکال سکیں۔ وہ آنریری طور پر اپنی خدمات پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ دفتر ہذا سے سفر خرچ دیا جائے گا۔

بہت جلد ایسے احباب جو اس کام میں میری مدد کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اپنے نام اور پتہ سے اطلاع دیں۔ اور یہ بھی لکھیں۔ کہ وہ کس ماہ میں اور کتنا عرصہ اور کون کون سی شہری جماعت میں جا سکیں گے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

بعدالت سپیشل افیشل ریسیور صوبجات پنجاب و دہلی لاہور

درمعاملہ چوہدری محمد فضل الٰہی دیوالیہ ساکن دھل محلہ لاہور

بذریعہ نوٹس ہذا قرضخواہان چوہدری محمد فضل الٰہی دیوالیہ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مورخہ یکم مئی ۱۹۳۷ء برائے ثبوت قرضہ جات مقرر کی گئی ہے۔ اور تمام قرضخواہان دیوالیہ مذکور ہمارے روبرو تاریخ مذکورہ پر اصالتاً یا بذریعہ وکیل جسکو ضروری ہدایت دی گئی ہو۔ بمعہ دستاویزات بابت ثبوت قرضہ پیش ہوں یا اپنا بیان حلفی بمعہ دستاویزات ہمارے پاس بھیجدیں۔ بصورت عدم تعمیل نوٹس ہذا شیڈول قرضہ جات بالحاظ قرضہ غیر حاضر قرضخواہان تیار کیا جاوے گا۔

ہمارے دستخط و ثبت مہر عدالت آج مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو جاری کیا گیا۔ خواجہ نذیر احمد سپیشل افیشل ریسیور صوبجات پنجاب دہلی۔ لاہور

نہیں آتی۔ اب بذریعہ اعلان ہذا ایسے موصیوں اور عہدیداران کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد ایسے موصی صاحبان دفتر ہذا میں اطلاع بھیجکر مشکور فرماویں اور عہدیداران بھی ایسے موصیوں کا علم دفتر

طبی کانفرنس ملتان میں

پنجاب طبی کانفرنس کے ہنگامہ خیز اجلاس ملتان میں ۲۳-۲۴-۲۵ اپریل کو منعقد ہونے والے ہیں۔ ان میں ریسرچ لیکچروں کے علاوہ حفظان صحت کے متعلق تقریریں ہوں گی۔ طبی مشاعرہ اور ڈرامہ ہوگا۔ شاندار نمائش ہوگی مریضوں کا معائنہ ہوگا۔ اطباء کرام اور مرضاء ان تاریخوں میں ضرور ملتان پہنچیں۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ مقامی طبیہ کمیٹی کے نمائندگان کی سپیشل ٹرین اس تاریخ کو ملتان جائے

حکیم عبدالمجید عتیقی پروپیگنڈا سیکرٹری ڈسٹرکٹ طبیہ کمیٹی۔ لاہور

دس منٹ میں ہسٹیریا کے دوروں کا علاج

"دوا یومکتا"

یہ دوا مکی جڑی بوٹیوں سے بنائی گئی ہے۔ اور تیس سال سے خلق خدا اس سے فائدہ اٹھا رہی ہے ہزار مستورات نہایت کمزور صحت اور حمل کی حالت میں اس موذی مرض سے نجات حاصل کر چکی ہیں۔ ہسٹیریا کے مرض کو بھوت پریت یا جنون کا کام نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ دوسری بیماریوں کی طرح ہی ایک جسمانی بیماری ہے تمام تکالیف مثلاً یادہ گوئی چیخنا چلانا زمین پر لیٹنا۔ گھبراہٹ دوران سر جسم کا ٹھنڈا ہونا۔ متواتر غشی اور جنون چوبیس گھنٹوں میں دور ہو جاتی ہیں۔ بیہوشی غشی اور تشنج دس منٹ میں غائب ہو جاتا ہے۔ اور مریض آرام اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ دس روز کی دوائی قیمت ۸/ اور تیس دن کی دوائی ۵/ محصولڈاک علاوہ

سی ایل نامادوالا پیلس روڈ۔ بڑودہ

قابل توجہ موصیان و عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

بعض موصیان حصہ آمد جو پنشن خوار ہیں۔ اپنی پنشن کا کچھ حصہ فروخت کر کے نقد روپیہ وصول کر لیتے ہیں۔ مگر ان کی طرف سے دفتر ہذا میں کوئی اطلاع

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ سونے کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے۔ پانسو روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو۔ پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ تجربہ کار ساہوکار بھی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھیئے۔ ہر گھڑی ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے۔ کلائی پر نور برستا ہے کہ سب کی نظر انہیں نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں ۳/ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصولڈاک فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔ محمد شفیق اینڈ کو روڑکی۔ یوپی

سفید بالوں کو سیاہ کرنے والا نایاب تحفہ!

جوہر وسمہ مہندی رجسٹرڈ مفت طلب فرمایئے

ایک منٹ میں سفید بالوں کو بغیر تکلیف کے قدرتی سیاہ کرتا ہے

قبل ازیں راولپنڈی سے جوہر وسمہ مہندی طلب کرنے پر ایک روپیہ آٹھ آنے صرف ہوا کرتے تھے۔ اب صرف محصولڈاک اور خرچ پیکنگ پورا کرنے کے لئے ۸/ کے ٹکٹ آنے پر پوری شیشی مفت روانہ کیجاتی ہے۔ ایجنٹوں سے ۸/ میں خرید فرمایئے۔ ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ شرائط ایجنسی کے لئے ۱/ کا ٹکٹ آنا چاہئے۔ کمیشن معقول دی جاتی ہے۔ اکابرین دنیا کا متفقہ فیصلہ ملاحظہ فرما کر اپنی تسلی کریں۔ غلط ثابت ہو تو ہرجانہ بھی پیش کیا جائے گا۔

صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ آزاد منزل نیا کٹڑہ راجہ بازار راولپنڈی شہر | برانچ آفس۔ صوفی اینڈ کو رجسٹرڈ متصل سنہری مسجد ڈبی بازار لاہور

ہسٹیریا کا مکمل علاج

زبدۃ الحکما علامہ حکیم ڈاکٹر فیضی صاحب احمدی میڈیکل پریکٹیشنر اینڈ سرجن نجیب آبادی کی راحت جان گولیاں عورتوں اور مردوں کے مرض ہسٹیریا میں ہر عمر ہر مزاج اور ہر موسم میں یکساں طور پر فائدہ مند ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر معدہ اور امعاء کو تقویت دیتی ہیں۔ اختلاج القلب کابوس اور مراق میں ازبس مفید ہیں۔ فی شیشی ۱/

ملنے کا پتہ: منیجر ایم وائی فیضی اینڈ کمپنی کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ عزیز منزل فلیمنگ روڈ لاہور

67
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی

زیر سرپرستی عالیجناب شمس الحکماء حکیم عبد الغنی خانصاحب حبیب الفارکین اعظم دہلی

ویدک یونانی دواخانہ زینت محل دہلی کا مقصد اعظم طب یونانی کا احیاء ہے۔ اس کے جملہ مرکبات نہایت احتیاط اور صحیح اجزاء کے کیساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ اور مخصوص مجربات سو فیصدی کامیاب ہیں۔ جو کہ عالیجناب حکیم عبد الغنی خانصاحب اور عالی جناب علامہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی اور ویدمان سنگھ صاحب سیکرٹری طبیہ کالج دہلی کی زندگیوں کا نچوڑ ہیں۔

مخصوص مجربات دواخانہ

حب بواسیر یہ گولیاں خونی اور بادی بواسیر کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ ان کے اکیس یوم کے استعمال سے مرض جڑ سے جاتا رہتا ہے اور روغن بواسیر کے استعمال سے مسّے بالکل خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں۔ اکیس یوم دوا کی قیمت مع روغن بواسیر پانچ روپے (صہ) ہے

حیات نسوان سیلان الرحم۔ انشقاق الرحم۔ اختناق الرحم اور حیض کی جملہ خرابیوں کے لئے بہترین چیز ہے۔ اس کے استعمال سے دل کی دھڑکن سر کا درد اور ہاتھ پاؤں کی جلن اور اینٹھن کافور ہو جاتا ہے۔ اور حیض اور ایام ماہواری باقاعدہ ہو کر طبیعت نہایت بشاش بشاش رہنے لگتی ہے۔ جملہ نسوانی امراض کیلئے بہترین چیز ہے۔ قیمت فی شیشی ہے

ماء اللحم خاص الخاص نسخہ کلاں

یہ ویدک یونانی دواخانہ کا بہترین تحفہ ہے۔ گرمی اور سردی ہر دو موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ مردانہ قوت میں اضافہ کرنے اور قائم رکھنے میں بہترین چیز ہے۔ اگر موسم گرما میں اس کو بطور ناشتہ دودھ میں ڈال کر استعمال کیا جائے تو اعضائے رئیسہ کو قوت دینے کے لئے کسی اور چیز کے استعمال کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ قیمت فی بوتل پانچ روپے (صہ)

حالات مرض تحریر کر کے عالیجناب حکیم عبد الغنی خان صاحب کے لاثانی طبی تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

تپدق کا علاج

دق کی بیماری پھیپھڑے کی ہو۔ یا آنتوں کی اس کے لئے کندن کا طریقہ علاج قطعیہ طور پر دوسرے تمام علاجوں سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ اس بے ضرر طریقہ علاج کی پوری تفصیل معلوم کرنے کے لئے نیچے کے پتہ سے رسالہ تپدق کا علاج مفت منگوا کر پڑھیں۔ اور بیمہ کا قیمتی وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بیماری کیلئے دنیا کے سب سے بہتر علاج سے فائدہ اٹھائیں۔

کندن کیمیکل ورکس۔ نئی دہلی

قبروں کے کتبے

سفید۔ سیاہ۔ سبز۔ نیلے سُرخ ہر رنگ میں سیمنٹ کے بنے ہوئے مضبوط پائیدار کبھی نہ مٹنے والے حروف میں

قیمت
عام حالت میں جبکہ نام عمر تاریخ وفات درج کرنی ہو۔ عہ سائز (۱۰″ × ۱۶″) بیرون قادیان علاوہ مذکورہ بالا قیمت کے خرچہ ریل وغیرہ بذمہ خریدار آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی لازمی ہے۔ کتبہ کا وزن عام طور پر چار پانچ سیر ہوتا ہے اور با آسانی گاڑی میں بھیجا جاسکتا ہے۔

گارنٹی
۵-۱۰-یا بیس سال کے بعد یا کبھی بھی کتبہ کے حروف مٹ جائیں تو قیمت ادا شدہ واپس کی جاوے گی آرڈر پر ہر سائز کا کتبہ طیار ہو سکتا ہے قیمت واجبی

بنوانے کا پتہ

کنکریٹ انڈسٹریز۔ ہورزی روڈ قادیان

BRAMPTON

بریمپٹن پیڈل
بریمپٹن فری ویل
بریمپٹن چین اور
بریمپٹن ہب
پائیداری سبک رفتاری اور تمام تکلیفوں سے نجات حاصل کرنے کیلئے یہ ضرور دیکھ لیجئے۔ کہ آپ کی سائیکل میں صرف بریمپٹن کا سامان لگا ہوا ہو۔؟

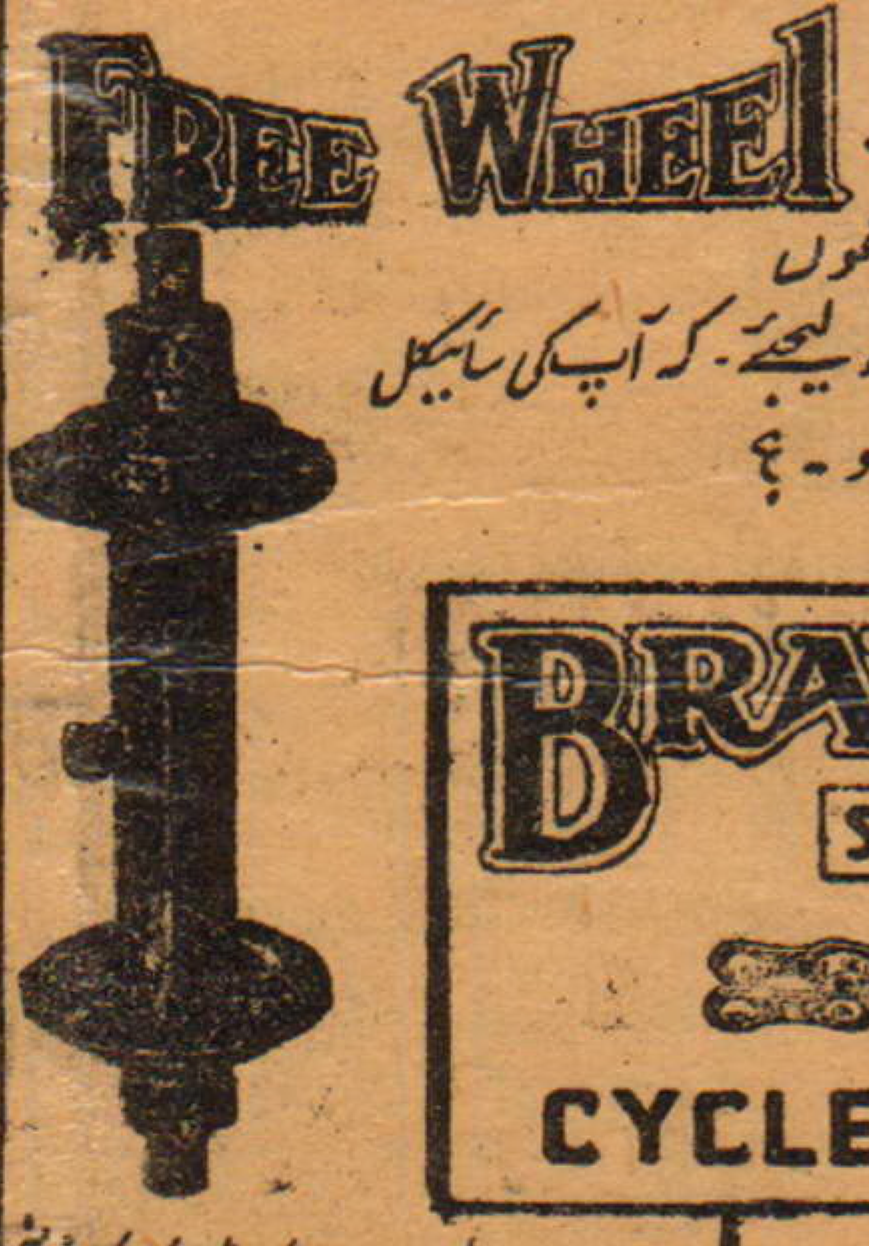

BRAMPTON
STANDARD

CYCLE CHAINS
REF No. 344008

پچاس سال سے بریمپٹن کا کارخانہ ان تمام خوبیوں کے لئے مشہور ہے

سٹاکسٹ: ایس۔ جے۔ اینڈ جی فضل الٰہی کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت محلہ دار الرحمت کے بلاک ۱۰ کے قطعات ۱۸ و ۲۰ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۶ و ۲۹ و ۳۰ بشرح ۳۰ روپیہ فی مرلہ قطعہ ۲۱ بشرح [illegible] فی مرلہ قطعہ ۳۲ بشرح ۳۲ روپیہ فی مرلہ۔ بلاک ۱۳ کے قطعات ۳۴ و ۳۶ بشرح [illegible] فی مرلہ اور بلاک ۱۴ کے قطعات ۳۷ و ۳۸ بشرح [illegible] روپیہ فی مرلہ قابل فروخت باقی ہیں جن کا نقشہ متعدد مرتبہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ان کے علاوہ اس وقت محلہ دارالبرکات میں دس مرلہ کا ایک قطعہ قابل فروخت ہے جس کے دو طرف راستے ہیں اس قطعہ کا نمبر ۲۱۶ من جنوب ہے۔ شرح فی مرلہ [illegible] کل قیمت [illegible] روپیہ۔ یہ قطعہ بہت اچھے موقع کا ہے مسجد محلہ سے جو نمبر ۹۵ میں واقع ہے۔ دو سو گز سے بھی کم فاصلہ پر اور ریلوے سٹیشن تقریباً ایک فرلانگ کے فاصلہ پر ہے۔ اور آبادی کے عین وسط میں ہے۔ ارد گرد کے تمام قطعات فروخت ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے مکانات بھی بن چکے ہیں۔

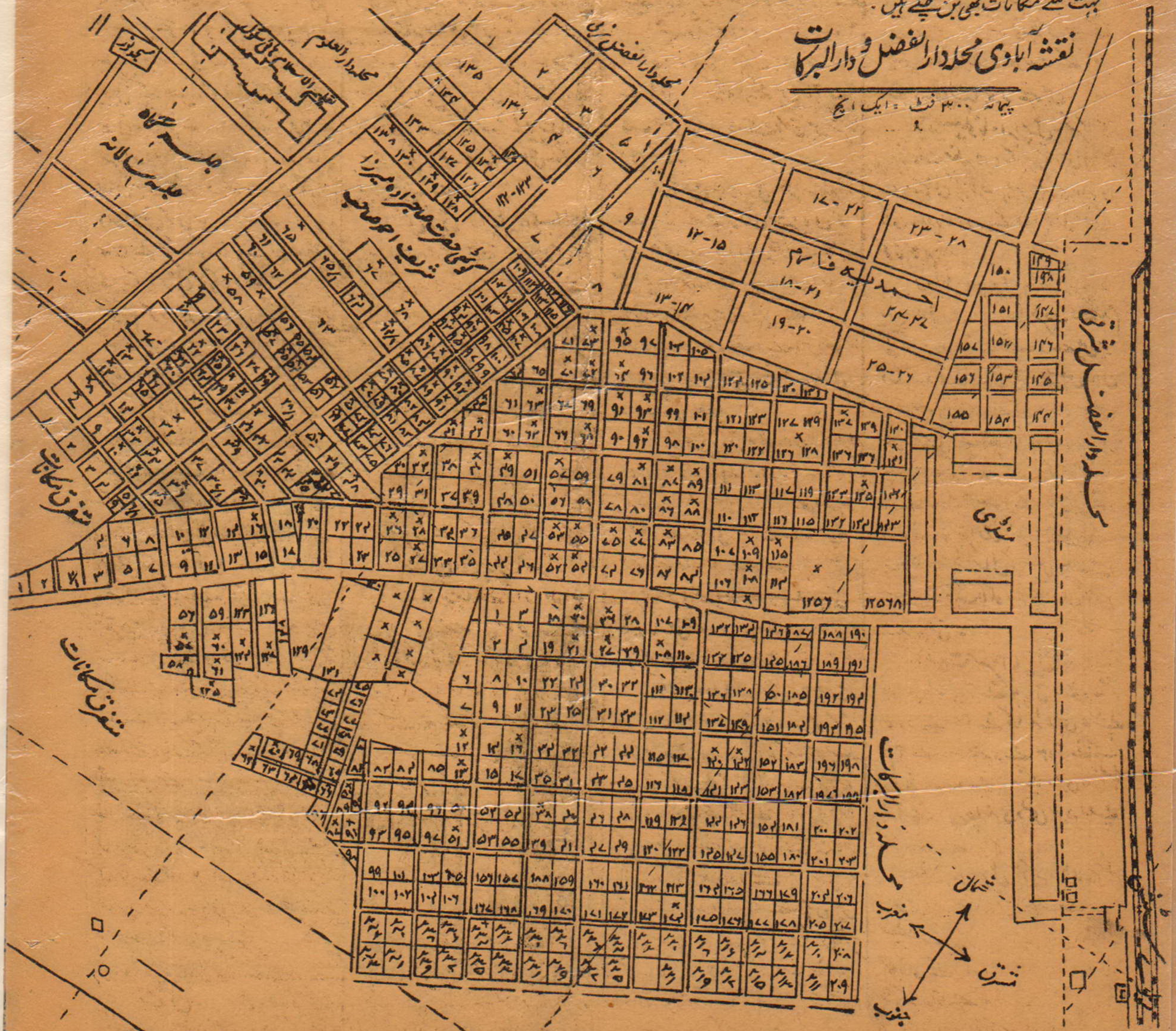

خاکسار:- محمد احمد (مولوی فاضل) پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۱۰ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر ستندر چندر مترا بنگال لیجسلیٹو کونسل کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ نائب صدر مسٹر حمید الحق چوہدری منتخب ہوئے ہیں۔

لاہور ۱۰ اپریل - پنجاب اسمبلی کے اجلاس دیروزہ میں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی تنخواہوں کے متعلق حکومت کا بل پیش ہوا۔ جس میں سپیکر کی تنخواہ ۳۶ ہزار روپیہ سالانہ اور ڈپٹی سپیکر کی تنخواہ ۶ ہزار روپیہ سالانہ مقرر کئے جانے کی سفارش کی گئی۔ مخالف پارٹی کے بعض ارکان کی ترمیموں پر بحث ہوئی۔ بل کثرت آراء سے پاس ہو گیا۔ سردار اودھم سنگھ نے گوردوارہ بھائی لچھمن سنگھ کے فساد کے سلسلہ میں تحریک التوا پیش کرنی چاہی۔ سر سکندر حیات خان نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ کہ آنریبل ممبر کو چاہیئے۔ کہ وہ تحریک کو واپس لے لیں۔ کیونکہ ابھی تحقیقات ہو رہی ہے۔ محرک نے تحریک واپس لے لی۔ ایک تحریک التوا چوہدری کرتار سنگھ نے پیش کی جس کا مقصد ژالہ باری سے فصلوں کی تباہی کے مسئلے پر بحث کرنا تھا۔ اس تحریک کے جواب میں سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ نے ایک بیان پڑھا۔ جس میں واضح کیا گیا تھا۔ کہ اسی بارے میں گورنمنٹ نے کیا کچھ کیا ہے۔ محرک نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ مختلف اضلاع میں ژالہ باری سے کس قدر نقصان ہوا ہے۔ سر سکندر حیات خان نے محرک کو یقین دلایا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ اس مطلب کے لئے وقف کیا گیا ہے۔ دیوان چمن لال کے استفسار میں سر سکندر حیات خاں نے کہا۔ جہاں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہوئی ہیں۔ مالیہ مکمل طور پر معاف کیا جائے گا۔ اور جہاں نقصان جزوی طور پر ہوا۔ وہاں اسی تناسب سے مالیہ معاف کر دیا جائے گا۔ اور ہر قسم کی امداد بہم پہنچائی جائے گی۔

لنڈن ۱۰ اپریل - لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند نے دارالامراء میں ایک تقریر کے دوران میں واضح کیا ہے۔ کہ گورنر کانگرس کے مطالبہ کو قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ گورنروں کے اختیارات خصوصی دستور اساسی کا جزو لاینفک ہیں۔ جب تک پارلیمنٹ دستور اساسی میں تبدیلی پیدا نہ کر دے۔ گورنروں کو اختیار حاصل نہیں۔ کہ وہ ان اختیارات سے دستبردار ہو جائیں

نئی دہلی ۱۰ اپریل - ملک معظم نے لارڈ برابورن کے بعد مسٹر لارنس روجر موجودہ رکن پارلیمنٹ کو بمبئی کے گورنر کے طور پر مقرر کیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ شمالی وزیرستان میں مخالف قبائل کی بڑی بڑی جماعتیں جمع ہو رہی ہیں۔ اور سرکاری افواج پر حملہ کرنے کے لئے مناسب موقع کی منتظر ہے۔ فقیر ایپی ضلع بنوں پر یورش کرنے کے لئے اپنا لشکر تیار کر رہا ہے۔ وزیرستان کے ریذیڈنٹ نے ۸ اپریل کو وزیریوں کے جرگہ سے بنوں میں ملاقات کی اور انہیں جارحانہ اقدام سے محترز رہنے کے متعلق انتباہ کیا۔

لنڈن ۱۰ اپریل - مسٹر آر۔ اے بٹلر نائب وزیر ہند نے دارالعوام میں میجر اٹیلی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ اگر مسٹر گاندھی یا کانگرس کا کوئی دوسرا نمائندہ حقیقی آئینی پوزیشن کے لئے گورنر جنرل سے ملاقات کی خواہش رکھتا ہو۔ تو مجھے اطمینان ہے۔ کہ ہز ایکسی لینسی ایسی خواہش کی دل سے قدر کریں گے۔

الہ آباد ۱۰ اپریل - لارڈ زٹلینڈ کی تقریر کے سلسلہ میں نمائندہ پریس سے ایک ملاقات کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا کہ ہمیں یا تو اس آئین کو قبول کرنا ہے۔ یا اسے ہمیشہ کے لئے ترک کرنا ہے۔ اور ایسا کرنے کے لئے یہ ایک موزون وقت ہے۔ حکومت برطانیہ کو اس امر کا احساس ہے۔ کہ اس آئین کو کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا جا سکتا۔ اس ضمن میں میں اس امر کا کھلے طور پر اعلان کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اپنی تمام قوت سے ہمیں اس ایکٹ کو مسترد کرنا ہے

حیدر آباد (دکن) معلوم ہوا ہے کہ شہزادہ برار لنڈن جانے کے لئے بمبئی روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ ملک معظم کے دربار تاجپوشی میں شرکت کریں گے۔

لنڈن ۱۰ اپریل - حکومت اطالیہ نے حبشہ کے چھ برطانی مشنریوں کو خارج کیا تھا۔ روما میں حکومت برطانیہ کا سفیر حکومت اطالیہ کے اس اقدام کے متعلق بازپرس کر رہا ہے۔ اور حکومت برطانیہ نے اسے اس معاملہ کی پوری پوری تحقیقات کرنے کی ہدایت کی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سر فرینک نائس کی جگہ سر ٹامس سٹیوارٹ نے اگزیکٹو کونسل کے رکن کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی جگہ عارضی طور پر سر سلطان احمد نے اپنا کام سنبھال لیا ہے۔

واردھا ۱۰ اپریل - لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کے بیان کے جواب میں مسٹر گاندھی نے لکھا ہے۔ کہ اس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے کہ آیا گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء کے مطابق گورنر اپنے اختیارات خصوصی کے متعلق کانگرسی لیڈروں کو یقین دلا سکتے ہیں یا نہیں ایک بورڈ مقرر کیا جائے۔ جس میں تین جج ہوں۔ ایک جج کانگرس مقرر کرے۔ دوسرے کو حکومت برطانیہ اور تیسرے کو یہ دونوں جج خود مقرر کر لیں۔

لکھنؤ ۱۰ اپریل - آج گورنمنٹ ہاؤس لکھنؤ کے گیٹ پر گولی چلنے کا واقعہ رونما ہوا۔ جس میں گیٹ پر متعین پہرہ دار زخمی ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کسی اجنبی شخص نے سنتری پر گولی چلا دی اور تاریکی میں غائب ہو گیا۔

ویلنشیا ۱۰ اپریل - ۱۰ رائیٹر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سرکاری افواج اور باغیوں کے درمیان جنگ کے دوران میں ۶۰۰ باغی ہلاک ہو گئے قیمتی سامان جنگ حکومت کے ہاتھ لگا۔ باغی پسپا ہو رہے ہیں۔

بارسیلونا ۱۰ اپریل - سرکاری اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سرکاری افواج نے ہیوان کی طرف پیش قدمی جاری رکھی۔ اور باغیوں کے تمام جوابی حملوں کو ناکام بنا دیا۔

روما ۱۰ اپریل - زراعت کے بین الاقوامی ادارہ کی طرف سے گندم کی خرید و فروخت کے بارے میں جو اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ماہ فروری میں حکومت اٹلی نے ایک لاکھ ۴۳ ہزار ٹن گندم خریدی۔ ۲۸ فروری کو ختم ہونے والے سات مہینوں میں اس نے ۵ لاکھ ۹۰ ہزار ٹن گندم خریدی۔ حالانکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں اس نے ایک لاکھ ۹۰ ہزار ٹن گندم خریدی تھی۔

امرتسر ۱۰ اپریل - گیہوں حاضر ۳ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۹ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۵ آنے سے ۷ روپے ۱۲ آنے تک روئی ۱۸ روپے۔ سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے اور چاندی دیسی ۴۵ روپے ۸ آنے ہے

پٹنہ ۱۰ اپریل - ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایسٹ انڈین ریلوے پر دو سٹیشنوں کے درمیان ایک مال گاڑی کے گیارہ ڈبے پٹڑی سے اتر گئے شبہ کیا جاتا ہے کہ اس حادثہ کی تہ میں ٹرین کو تباہ کرنے کی سازش کا ہاتھ ہے

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر شادی کی چھوٹی براتوں کیلئے رعایتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء سے شادی کی براتوں کیلئے قابل استعمال تھرڈ کلاس گاڑیاں (چار پہیہ والی گاڑیاں یا بوگیاں) مسافرین کی اصلی تعداد کا تیسرے درجہ کا کرایہ (عام یکطرفہ۔ ازاں یکطرفہ ازاں واپسی مشترک تخفیف کردہ واپسی اور چھٹیوں کا واپسی کرایہ وغیرہ جیسا کہ صورت ہو) ادا کرنے پر لوکل بکنگ میں ریزرو کرائی جاسکیں گی۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ گاڑی کے لئے مسافروں کی متعینہ تعداد کے تین چوتھائی پر کم از کم کرایہ فی نشست کے حساب سے دیا جائے۔ موجودہ صورت میں گاڑی کیلئے مسافروں کی پوری تعداد کا کرایہ ادا کرنا ضروری نہیں۔ لیکن مکمل واجب الادا کرایہ یکطرفہ سفر کے لئے فی چار پہیہ والی گاڑی کیلئے ۲۰ روپیہ سے اور فی بوگی کیلئے ۴۰ روپیہ سے کم نہیں ہوگا۔ اور دوطرفہ سفر کے لئے فی چار پہیہ والی گاڑی کے لئے ۴۰ روپیہ اور فی بوگی کیلئے ۸۰ روپیہ سے کم نہیں ہوگا۔

۲۔ ۱۰ اپریل ۱۹۳۷ء سے شادی کی براتوں کیلئے مشترک تخفیف کردہ کرایہ کی رعایت جس کا مندرجہ بالا پیرہ میں ذکر ہوا ہے کا اطلاق چالیس مسافروں کی بجائے (جو موجودہ صورت میں ہے) کم سے کم ۲۵ مسافروں پر ہوگا۔

ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

ضرورت رشتہ

پیدائشی احمدی تعلیم یافتہ لڑکی جسکی عمر بیس ۲۰ سے پچیس ۲۵ سال تک ہو۔ اردو عربی اور انگریزی کم سے کم مڈل پاس کی لیاقت ہونی چاہیئے خواہ ہندوستان کے کسی حصہ کی ہو خط و کتابت انگریزی یا اردو میں ذیل کے پتہ پر کریں۔ ایس۔ کے۔ حسین معرفت

پوسٹ ماسٹر مدراس

جنرل پوسٹ آفس

امرت بوٹی

عطیہ جناب حکیم فقیر احمد خاں صاحب احمدی حکیم حاذق نوجوان تندرست نوجوانوں کو کوئی طاقتور دوائی ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ نوجوان جنہوں نے اپنی قوت کو خراب کر لیا ہو یا وہ بوڑھے جن کی قوت مردانہ میں کمی آگئی ہو۔ سرعت۔ جریان۔ احتلام کی بیماری میں مبتلا ہو چکے ہوں۔ وہ امرت بوٹی استعمال کریں۔ حالات مفصل لکھے جائیں۔ کیونکہ امرت بوٹی کے ہمراہ دوسری دوائی بلاقیمت روانہ کی جاتی ہے۔ امرت بوٹی کی شیشی ۵۰ گولی عہ

مینیجر لونان فارمیسی جالندھر چھاؤنی پنجاب

دوائی اٹھرا

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست، قے، ہچکی، درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لیگئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین و خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ریشمی ململ

متنا۔ تمیض جمپر کیلئے نہایت ہی مضبوط و شاندار رنگین و سفید کپڑا ہے۔ رنگ پختہ یہ شرط ہے کہ اگر اس میں ایک تار بھی سوت کا ثابت کر دیں تو سو روپیہ انعام عرض ۲۷ انچ قیمت نوگز دو روپے آٹھ آنے محصول ۸/ پچاس گز تیرہ روپے محصول معاف سو گز تئیس روپے محصول معاف اخبار کا حوالہ ضرور دیں پتہ **مینیجر پنجاب اینڈ کشمیر سٹور ۳۳ لودیانہ پنجاب**

جھنگ مگھیانہ کے مشہور کھیسوں کا کارخانہ

نہایت ہی اعلیٰ خوبصورت پائیدار مختلف رنگوں اور نمونہ کے کھیسوں کا سٹاک موجود ہے۔ احباب کرام آرڈر دیکر احمدیہ کارخانہ سے فائدہ اٹھائیں مال حسب منشاء اور رعایتی قیمت پر ارسال خدمت ہوگا۔ نوٹ:۔ ریلوے سٹیشن اور ڈاکخانہ کا پورا پتہ تحریر فرمائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ **قاضی غلام حسن احمدی متصل مسجد احمدیہ خطیب مسجد احمدیہ مگھیانہ جھنگ پنجاب**

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی